Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 30

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

15 رمضان 1434 ہجری قمری 25 وفا 1392 ہش 25 جولائی 2013ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لیے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

رمضان المبارک کا آخری عشرہ اور لیلة القدر کی تلاش

لیلة القدر سے اللہ تعالیٰ اِنسان کو جو سبق دینا چاہتا ہے اُسے حاصل کرنے کی کوشش کرو

(ارشادات حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ اپریل ۱۹۲۶ء رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی نسبت سے درج کیا جاتا ہے تاکہ احباب رمضان کے آخری عشرہ اور لیلة القدر کے فیوض سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکیں۔ (ادارہ)

’’رمضان کے آخری عشرہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس کے اندر ایک ایسی رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دُعائیں خاص طور پر سنتا ہے اس رات میں اس کے بندے جو کچھ طلب کرتے ہیں وہ دیتا ہے اور جو چاہتے ہیں وہ پورا کرتا ہے اور آپ نے اس کے متعلق فرمایا ہے

رمضان کے آخری عشرہ میں

اسے تلاش کرو گو جیسا کہ میں پہلے کئی دفعہ بتا چکا ہوں۔ یہ ضروری نہیں کہ آخری عشرہ میں ہی وہ رات آئے لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کلام سے یہی معلوم ہوتا ہے اور بعد میں آنے والے صلحاء اور اولیاء اللہ کے تجربہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ رات بالعموم آخری عشرہ رمضان میں آتی ہے۔

اس رات کے برکات

بہت سے اولیاء نے خود مشاہدہ کیے ہیں اور اپنی، روحانی آنکھوں سے ان انوار کو آسمان سے اترتے دیکھا ہے۔ جو انوار ایک دم میں تاریک دن کو نورانی بنا دیتے اور متفکر انسان کو تمام دنیا میں۔

سب سے زیادہ خوش

کر دیتے ہیں۔ یہ تو ایک منٹ کے لیے بھی خیال نہیں کیا جا سکتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا منشاء یہ ہے کہ اس گھڑی میں جو رمضان کے آخری عشرہ کی کسی رات میں آتی ہے جو آدمی جو کچھ بھی مانگے وہ اسے مل جاتا ہے۔ کیونکہ اگر یہ تسیم کر لیا جائے تو پھر دین کے معاملہ میں امن و امان اُٹھ جاتا ہے اور لیلة القدر اس

دُعائے گنج العرش

کی طرح رہ جاتی ہے جس کے متعلق جاہلوں میں یہ خیال پھیلا ہوا ہے کہ وہ ایسی دُعا ہے جس سے انسان جو چاہے حاصل کر سکتا ہے اور ہر قسم کی تکلیف سے بچ سکتا ہے۔ اور پھر ایسی دُعا کا پتہ بھی چور کے ذریعہ لگا ہے نہ کسی ولی اور بزرگ کے ذریعہ کہتے ہیں ایک چور تھا جس نے کئی خون کیے بادشاہ نے اس کے

قتل کا حکم

دیا لیکن جب جلاد اسے قتل کرنے لگے اور اس کی گردن پر کئی تلواروں کے وار کیے تو اسے ذرا بھی گزند نہ پہنچی اور ذرا بھی گردن نہ کٹی۔ اس پر بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ تلواریں اس کی گردن نہیں کاٹ سکتیں۔ بادشاہ نے کہا اگر اس کی گردن ایسی ہی ہے کہ تلواروں سے نہیں کٹ سکتی تو اسے پھانسی دے دو لیکن جب پھانسی پر چڑھایا گیا تو پھانسی بھی اس پر کوئی اثر نہ کر سکی۔ اس کی اطلاع بادشاہ کو دی گئی تو اس نے کہا کہ اچھا آگ میں ڈال دو۔ مگر آگ نے بھی اس کا کچھ نہ بگاڑا۔ پھر کہا گیا اسے اُونچے پہاڑ پر سے گرا دو، لیکن پہاڑ سے گرانے پر وہ اس طرح لڑھکتا ہوا نیچے آ پہنچا گویا کھیل رہا ہے۔ پھر کہا گیا۔ اسے وزنی پتھر باندھ کر پانی میں پھینک دو لیکن جب پھینکا گیا تو وہ پانی پر اس طرح تیرنے لگا جس طرح کارک تیرتا ہے۔ آخر بادشاہ نے اُسے اپنے پاس بلا کر کہا کہ ہم سے غلطی ہو گئی کہ ہم نے تمہیں چور سمجھ کر سزا دینی چاہی تم تو بڑے

با کرامت انسان

ہو۔ اس نے کہا ہوں تو میں چور ہی مگر بات یہ ہے کہ میں ایک ایسی دُعا جانتا ہوں کہ جتنے انبیا گزر چکے ہیں ان کی نیکیوں کے برابر نیکیاں ایک دفعہ اس کے پڑھنے سے حاصل ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح خواہ کوئی کتنے گناہ کرے ایک دفعہ اس کے پڑھ لینے سے سب دور ہو جاتے ہیں۔ اور کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ میں وہ دُعا پڑھا کرتا ہوں۔ تو نادانوں کی یہ دُعا نکالی ہوئی ہے۔ اگر لیلة القدر بھی اسی طرح کی ہو کہ خواہ کوئی ڈاکہ ڈالے چوری کرے، قتل کرے، انبیاء کو گالیاں دے، شریعت کے کسی حکم پر عمل نہ کرے لیکن اس رات دُعا مانگ لے تو

انبیاء کی دُعائیں

رد ہو جائیں مگر اس کی دُعا رد نہ ہو گی تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ پھر کسی کو نیک اعمال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مثلاً ایک شخص اس رات یہ دُعا مانگ لے کہ میں جو چاہوں کروں لیکن جاؤں جنت کے سب سے اعلیٰ مقام میں اور اعلیٰ درجہ میں اور یہ دعا ضرور قبول ہونی ہے تو پھر خواہ وہ کچھ کرے جنت میں ہی جائے گا مگر یہ بات

اسلام کی تعلیم

اور اسلام کے مغز کے قطعاً خلاف ہے۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ اس رات میں ایک خاص گھڑی ہوتی ہے جبکہ برکات نازل ہوتی ہیں اور خصوصاً جمعہ کی رات کو اِس سے بڑا تعلق ہے تو اس کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ اس گھڑی میں خواہ کوئی دُعا کی جائے خدا تعالیٰ کو ضرور منظور کرنی پڑتی ہے اور وہ اُسے رد نہیں کر سکتا بلکہ اس کے لیے کچھ حد بندی کرنی پڑے گی جس کے ماتحت اس وقت دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ حد بندیاں کیا ہیں۔ وہی ہیں جو شفاعت کے متعلق ہیں۔ یعنی ایک ایسا شخص جو کوئی ایسی چیز مانگتا ہے جو خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت دی جا سکتی ہے لیکن بعض عارضی روکیں پیدا ہو گئی ہیں جو امکان قدرت سے تعلق نہیں رکھتیں۔ اُس انسان کے درجہ سے تعلق نہیں رکھتیں۔ وہ ایسے موقعہ پر مانگے گا تو اسے مل جائے گی۔ ورنہ اگر اس کا یہ مطلب ہو کہ

خواہ کوئی کچھ کرے

جو دُعا بھی اس وقت مانگے وہی قبول ہو جائے گی تو ہو سکتا ہے کہ ایک شخص رمضان کے پہلے بیس روزے نہ رکھے نہ نمازیں پڑھے نہ کوئی اور نیک کام کرے لیکن جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہو تو مغرب کی نماز کے بعد سے لیکر صبح کی نماز تک دُعا مانگتا رہے۔ اور دن کو سو جائے۔ نہ ظہر کی نماز پڑھے۔ نہ عصر کی پھر رات کو یہ دُعا مانگنا شروع کر دے کہ میں جو چاہوں کرتا رہوں مجھ سے کوئی باز پرس نہ ہو اور میں اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ مقام پر جنت میں رکھا جاؤں۔ یہ ہرگز مفہوم نہیں ہو سکتا اُن حدیثوں کا جو

لیلۃ القدر کے متعلق

آئی ہیں۔ دعا وہی سنی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت قبول ہونی ممکن ہو مگر عارضی روکوں کی وجہ سے قبول نہ ہو سکتی ہو۔ اور یہ درست ہے کہ انبیاء کی ایسی دُعائیں کبھی ردّ نہیں ہوتیں۔ ان کی وہی دُعائیں نامنظور ہوتی ہیں جو خدا تعالیٰ کے قانون یا خاص تقدیر کے مقابلہ میں آپڑتی ہیں۔ اور انبیاء کو اس کا پتہ نہیں ہوتا۔ ورنہ جو ایسی نہیں ہوتی وہ قبول کی جاتی ہیں۔ اور کبھی ردّ نہیں کی جاتیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات

انبیاء کے منہ سے نکلے ہوئے فقرے

اِس صفائی کے ساتھ پورے ہو جاتے ہیں کہ لوگ خیال کر لیتے ہیں کہ انہیں بھی قانون قدرت پر تصرف حاصل ہے۔ لیکن وہ اہم اُمور جو خاص قدرتوں کے ماتحت ہوتے ہیں اور جن کے متعلق خدا تعالیٰ کا قانون اور رنگ میں جاری ہوتا ہے ان کے متعلق نہ صرف یہ کہ انبیا کے منہ سے نکلی ہوئی دُعا قبول نہیں ہوتی بلکہ مہینوں اور سالوں اس کیلئے دُعا کرتے رہتے ہیں تو بھی منظور نہیں ہوتی۔ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ انبیاء اور اپنے مقربین کی دعائیں ان کی محبت اور پیار کی وجہ سے سنتا ہے۔ مگر محبت اور پیار کی وجہ سے خدائی چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دُعائیں جو اس کے قانونِ قدرت یا خاص تقدیر کے خلاف ہوں انہیں قبول نہیں کرتا۔

رمضان المبارک کا آخری عشرہ

بھی بعض حد بندیوں کے ماتحت آتا ہے اور جب یہ بات تسلیم کی جائے گی تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ لیلۃ القدر میں آنے والی خاص گھڑی سے وہی فائدہ اُٹھائے گا جو اپنے اعمال کے رُو سے اس کا مستحق ہوگا۔ پھر یہ حد بندی لگانے پر یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ لیلۃ القدر ہر انسان کیلئے نہیں ہے بلکہ اس کے لیے ہے جو خود اسے اپنے لیے پیدا کرتا ہے۔ یہ نہیں کہ اس عشرہ میں یہ خاص گھڑی اس لیے رکھ دی گئی ہے کہ جو چاہے اس سے فائدہ اٹھالے بلکہ یہ ہے کہ جو لوگ اپنے اعمال کے لحاظ سے اس کے مستحق ہوتے ہیں ان کے لیے یہ بنائی جاتی ہے۔ پس یہ بات خوب اچھی طرح یاد رکھنی چاہیے کہ لیلۃ القدر اس رات میں پیدا نہیں کی جاتی جس کی طرف منسوب ہوتی ہے بلکہ پچھلے سال اور پچھلے مہینے اسے بناتے ہیں۔ جس کے پچھلے اعمال اعلیٰ ہونگے اسی کے لیے لیلۃ القدر ہوگی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر میں یہ اشارہ ہے کہ جس کے

ابتدائی ایام نیکی میں

گزرتے ہیں اس کے انتہائی ایام میں بھی خدا تعالیٰ کی تائید اس کے شامل حال ہو جاتی ہے جیسا کہ رمضان کے اخری ایام میں جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اسکے لیے آخری ایام میں ایسا وقت آتا ہے کہ خدا اس کے لیے فضل نازل کرنے کا خاص موقع رکھتا ہے۔ پس لیلۃ القدر میں خاص اسی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اگر انسان اپنی زندگی کی ابتدائی گھڑیوں کو خدا تعالیٰ کی رضا میں صرف کرے تو اس کی انتہائی گھڑیاں خدا تعالیٰ خود اپنی رضا میں صرف کرالے گا اگر کوئی شخص اپنے

طاقت کے ایام میں

خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس وقت جبکہ بڑھاپے کی وجہ سے اور کمزور ہو جانے کے باعث خدا تعالیٰ کی خاطر جسمانی اور مالی قربانی نہ کر سکے گا۔ خدا تعالیٰ خود اُس سے کرالے گا۔

پس رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں جس لیلۃ القدر کا ذکر کیا گیا ہے وہ دراصل انسان کے انجام کی طرف اشارہ ہے۔ اگر ایک انسان نے متواتر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کی اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی تو جب اُس پر ایسا زمانہ آئے گا جب وہ اپنی ناطاقتی کی وجہ سے خدمت دین میں حصہ نہ لے سکے گا تو خدا تعالیٰ خاص طور پر اس کی مدد فرمائے گا۔

اور اس کی باتوں میں وہ اثر پیدا کر دے گا جو دوسروں کے کاموں میں بھی نہیں ہوگا کیونکہ اس نے

اپنی ساری عمر

خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول میں خرچ کر دی اور دوسرے ابھی امتحان میں ہیں۔ نہ معلوم اُن کا کیا نتیجہ ہو۔ پس لیلۃ القدر اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ ایک انسان نے اپنی ساری عمر خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے دین کی خدمت میں صرف کر دی وہ کمزور ہو جانے کی وجہ سے جب جہاد کیلئے نہیں جا سکے گا۔ یا مالی قربانی نہیں کر سکے گا۔ اس وقت اس کے دل میں جو نیک ارادے پیدا ہوں گے اُن کا ہی اُس کو اتنا ثواب ملے گا جو جوانوں کو ان کے کاموں کا نہیں ملے گا کیونکہ ان کی زندگی کی تو ابھی ابتداء شروع ہوئی ہے اور وہ اپنی زندگی اور قویٰ خرچ کر کے انتہا کو پہنچ چکا ہے۔

لیلۃ القدر پیدا کی جاتی ہے

اور خدا تعالیٰ کی راہ میں کام کرنے والوں کے انجام کی خوبی کی طرف متوجہ کرتی ہے مگر دوسری طرف اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی کا انجام اچھا نہیں ہوتا تو معلوم ہو اس کی ابتدا بھی اچھی نہ تھی اور اس کی ابتدائی خدمات نیک نیتی اور خلوص پر مبنی نہ تھیں۔

پس لیلۃ القدر سے یہ سبق مل سکتے ہیں۔ اوّل یہ کہ جو انسان خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ ابتداء سے کام کرے گا اس کا انتہا اچھا ہوگا۔ دوم یہ کہ اگر کسی کے لیے لیلۃ القدر کی حالت پیدا نہیں ہوتی تو معلوم ہوا گو اس کا پہلا زمانہ بظاہر اچھا معلوم ہوتا تھا اور وہ اچھے کام کرتا نظر آتا تھا مگر اس میں کچھ ایسے نقص تھے کہ جن کی وجہ سے اس کی خدمات قبول نہ ہوئیں۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کے اعمال کے تسلسل کو جاری نہ رہنے دیا۔ ان دو سبقوں کے ماتحت دوستوں کو صرف رمضان میں ہی نہیں اور رمضان کے آخری عشرہ میں ہی نہیں بلکہ بعد میں بھی۔

لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہیئے

اور اپنی زندگی کے آخری عشرہ کے لیے ایسے سامان مہیا کرنا چاہئیں کہ انہیں لیلۃ القدر کے فیوض حاصل ہو سکیں اور ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی زندگی کے پہلے ایام میں تو کام کریں لیکن

انجام کے وقت

جب ان میں کام کرنے کی طاقت نہ رہے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد حاصل نہ ہو جو اپنے محبوب بندوں کو دیتا اور جو پنشن کے طور پر اس کی طرف سے ملتی ہے اس وقت وہ اپنا خاص فضل نازل کرے اور اپنے برکات کا وارث بنائے۔

یہی سبق ہے جو خدا تعالیٰ لیلۃ القدر سے مومنوں کو دیتا ہے اور اُس کے حاصل کرنے کیلئے ہی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم رمضان کی لیلۃ القدر سے بھی فائدہ اٹھائیں اور انسان کی زندگی کی جو لیلۃ القدر ہوتی ہے اس سے بھی مستفیض ہوں۔ اور ہمارا آخری انجام اسی طرح ہو۔ جس طرح لیلۃ القدر کے متعلق وعدہ کیا گیا ہے۔

(الفضل ۱۴ مئی ۱۹۵۵)

ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ان دنوں میں ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 10 اگست 2012ء میں احباب جماعت کو ماہ رمضان کے متعلق اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ایک بہت بڑی ذمہ داری مومنوں پر ڈالی گئی ہے کہ تم نے یہ کام کرنے ہیں۔ رمضان میں جب دلوں میں عام دنوں کی نسبت زیادہ خشیت ہوتی ہے اور انسان بعض اوقات اپنے جائزے بھی لیتا ہے تو جب وہ اس طرف توجہ کرے کہ خدا تعالیٰ نے ایک مسلمان کا، ایک حقیقی مومن کا، اُس شخص کا جو اللہ تعالیٰ سے اُس کا عبد بننے کی دعا مانگتا ہے، کیا معیار مقرر کیا ہے تو پھر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ رہے گی۔ اُسے ہمیشہ خدا تعالیٰ کا یہ ارشاد بھی سامنے رکھنا چاہئے کہ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصف:4) کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس بات کا دعویٰ کرنا اور ایسی بات کہنا جو تم کرتے نہیں، بہت بڑا گناہ ہے۔

پس ان دنوں میں ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر ہر سطح کے ذیلی تنظیموں کے بھی اور مرکزی عہدیداروں کو بھی مَیں کہتا ہوں کہ اپنے جائزے لیں۔ واقفینِ زندگی کو بھی اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور عمومی طور پر ہر احمدی کو تو ہے ہی کہ جب ہم نصیحت کرتے ہیں تو خود ہماری اپنی زندگیوں پر بھی اُن کے اثرات ظاہر ہوں'' (مطبوعہ اخبار بدر 4 اکتوبر 2012ء صفحہ 5)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222

رہائش:: 2237-8468 , 2237-0471

خطبہ جمعہ

گزشتہ دنوں میں امریکہ اور کینیڈا کے دورے پر تھا۔ وہاں مختلف پروگرام غیروں کے ساتھ بھی ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کا صحیح پیغام پہنچانے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور اتنے وسیع پیمانے پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پیغام پہنچا کہ وہاں مقامی جماعت کے انتظام کرنے والوں کو خود بھی اس کا تصور نہیں تھا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے فضل ہے نہ کسی کی کوشش۔ جس کا اظہار پھر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بناتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دورہ سے محتاط اندازے کے مطابق بیس ملین یا دو کروڑ سے زیادہ لوگوں تک یہ پیغام پہنچا۔ اور اتنی بڑی تعداد میں پیغام پہنچنا اور پھر لوگوں کی آوازیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام اور جماعت کے حق میں اُٹھانا۔ یہ انسانی کوشش سے یقیناً نہیں ہوسکتا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی چلائی ہوئی ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا جب بھی ہم پر فضل ہوتا ہے۔ اُس کا بیان اور اظہار ہم اس حکم (اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ) کے مطابق کرتے ہیں اور کرنا چاہئے لیکن عاجزی اور انکسار کے ساتھ، نہ کہ اپنی کسی بڑائی کو بیان کرتے ہوئے۔

امریکہ اور کینیڈا کے دورہ کے دوران ٹی وی، ریڈیو، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ اسلام احمدیت کے پیغام کی غیر معمولی تشہیر۔

اس دورہ کے دوران متعدد اہم سیاسی وسماجی شخصیات اور دانشوروں تک امن عالم کے قیام کے سلسلہ میں اسلامی تعلیمات پہنچانے اور ان کے حیرت انگیز اثرات اور مہمانوں کے تأثرات کا روح پرور بیان۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 31 رمئی 2013ء بمطابق 31 رہجرت 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن۔

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 21 جون 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الضحیٰ: 12) اور تُو اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرتا رہ۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں دنیاوی بھی ہیں اور دینی بھی اور روحانی بھی۔ دنیاوی نعمتیں تو ہر ایک کو بلا تخصیص عطا ہوتی ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں، خدا تعالیٰ پر ایمان لانے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کو ہر نعمت کا منبع سمجھنے والے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی دنیاوی نعمتوں کا بھی شکر ادا کرتے ہیں۔ اُس کا اظہار جہاں اپنی ذات پر کرتے ہیں وہاں دنیا کو بھی بتاتے ہیں کہ یہ نعمت محض اور محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ملی ہے۔ لیکن ان دنیاوی نعمتوں کے علاوہ بھی جیسا کہ مَیں نے کہا، دینی اور روحانی نعمتیں ہیں۔ اور ایک مسلمان اور حقیقی مسلمان اور اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے غلام جو یقیناً ہم احمدی ہیں، اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو بھی حاصل کرنے والے بنے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس فضل اور انعام کو بیان کرنا اور اس کا اظہار ایک احمدی پر فرض ہے۔ جس کا ایک طریق تو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارنا ہے۔ اور دوسرے دنیا میں یہ ڈھنڈورا پیٹنا ہے اور دنیا کو بتانا ہے اور تبلیغ کرنا ہے کہ یہ نعمت، یہ نور جو ہمیں ملا ہے، آؤ اور اس سے حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضل کے یا فضلوں کے وارث بنو کہ یہیں نورِ خدا ہے۔ یہیں تمہاری بقا ہے۔ یہیں دنیا کی بقا ہے۔ یہیں تمہیں اور دنیا کو دنیا و عاقبت سنوارنے کے سامان مہیا ہیں۔ اور پھر اس پیغام کو پہنچانے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے جو دروازے کھلتے ہیں، ہماری تھوڑی سی کوششوں کو جو اللہ تعالیٰ بے انتہا نوازتا ہے، ہم اللہ تعالیٰ کے دین کا پیغام پہنچانے کا جو ذریعہ بنتے ہیں، اس پر ہماری توقعات سے بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کے کئی گنا بڑھ کر جو فضل ہوتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے ایک اَور پیار اور اُس کی نعمت کا اظہار ہے جو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کی نعمت کا ذکر کرنے اور اُس کی شکر گزاری کے اظہار کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

پس ایک حقیقی مومن کو اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بنتے چلے جانے کے لئے اس مضمون کے حقیقی ادراک کی ضرورت ہے۔ اس زمانے میں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے بھیجا تو اپنی خاص تائیدات سے بھی نوازا۔ اپنے نشانات سے بھی نوازا جو روزِ روشن کی طرح ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں، جس کے نظارے ہم دیکھتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی آپ کے ساتھ یہ تائیدات اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی آپ کو بتا دیا تھا کہ تم میری نعمتوں کا احاطہ نہیں کر سکو گے، اُن کو گن نہیں سکو گے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا: وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔ (تذکرہ صفحہ 75 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ) کہ اگر تُو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہے تو یہ ناممکن ہے۔ پھر یہ بھی آپ کو الہاماً فرمایا کہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (تذکرہ صفحہ 82 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ) اور اپنے ربّ کی نعمتوں کا ذکر کرتا چلا جا۔

آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ”یہ عاجز بحکم وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ اس بات کے اظہار میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ خداوند کریم و رحیم نے محض فضل و کرم سے اِن تمام امور سے اس عاجز کو حصہ وافرہ دیا ہے اور اس ناکارہ کو خالی ہاتھ نہیں بھیجا اور نہ بغیر نشانوں کے مامور کیا۔ بلکہ یہ تمام نشان دیئے ہیں جو ظاہر ہو رہے ہیں اور ہوں گے اور خدائے تعالیٰ جب تک کھلے طور پر حجت قائم نہ کرے تب تک ان نشانوں کو ظاہر کرتا جائے گا۔“ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 339)

پھر فرمایا: ”عجز و نیاز اور انکسار...... ضروری شرط عبودیت کی ہے۔“ (یعنی اگر اللہ تعالیٰ کا صحیح بندہ اور عبد بننا ہے تو پھر عجز اور انکسار بھی ہونا چاہئے۔ یہ ضروری شرط ہے) فرمایا: ”لیکن بحکم آیت کریمہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ نعماءِ الٰہی کا اظہار بھی از بس ضروری ہے۔“

(مکتوبات احمد جلد 2 صفحہ 66 مکتوب نمبر 42 بنام حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ مطبوعہ ربوہ)

پس اللہ تعالیٰ کا جب بھی ہم پر فضل ہوتا ہے۔ اُس کا بیان اور اظہار ہم اس حکم کے مطابق کرتے ہیں اور کرنا چاہئے لیکن عاجزی اور انکسار کے ساتھ، نہ کہ اپنی کسی بڑائی کو بیان کرتے ہوئے۔

گزشتہ دنوں مَیں امریکہ اور کینیڈا کے دورے پر تھا۔ وہاں مختلف پروگرام غیروں کے ساتھ بھی ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کا صحیح پیغام پہنچانے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور اتنے وسیع پیمانے پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پیغام پہنچا کہ وہاں مقامی جماعت کے انتظام کرنے والوں کو خود بھی اس کا تصور نہیں تھا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے فضل ہے نہ کسی کی کوشش۔ جس کا اظہار پھر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بناتا ہے۔ اس حوالے سے مَیں دورے کے مختلف حالات آج بیان کروں گا۔

میرے دورہ سے اس مرتبہ امریکہ و کینیڈا کے west cost میں جماعت کا تعارف ہوا۔ چونکہ یہاں پہلے میں نہیں گیا تھا۔ مَیں امریکہ میں Los Angeles گیا ہوں۔ یہ ہسپانوی لوگوں کا علاقہ ہے۔ اس علاقے

اور اس شہر کا مختصر ذکر مَیں وہاں اپنے ایک خطبہ میں کر چکا ہوں اور وہ ذکر تو ہو چکا ہے کہ کیسا علاقہ ہے اور جماعت نے وہاں کیا کچھ کام کرنے ہیں۔ غیروں کے ساتھ جو رابطہ ہوا اور اسلام کی جو حقیقی تصویر وہاں کے لوگوں تک پہنچی، اُس کا مختصر ذکر کروں گا۔

وہاں ایک ہوٹل میں جماعت نے ایک reception بھی رکھی ہوئی تھی جس میں مختلف طبقات کے لوگ خاصی تعداد میں شامل تھے۔ انتظامیہ کا خیال تھا کہ دنیا دار لوگ ہیں شاید زیادہ نہ آئیں۔ کیونکہ اندازہ یہ ہوتا ہے کہ اتنے ہم دعوت نامے دیں گے تو اتنے لوگ آئیں گے۔ لیکن آخری دن تک آنے والوں کی اطلاع آتی رہی اور اتنے زیادہ لوگوں کی اطلاع تھی اور جو response تھی وہ اتنی زیادہ تھی کہ انتظامیہ بھی پریشان ہوتی رہی۔ اور پھر انہوں نے اُس ہال میں بیٹھنے کے لئے جو انتظام کیا ہوا تھا اُس میں کچھ مزید اضافہ کرنا پڑا۔ اور آخر میرا خیال ہے کہ شاید بعض کو جو بعض دوستوں نے کہا تھا کہ اچھا اپنے کسی دوست کو لے آئیں، اُن کو پھر معذرت بھی کرنی پڑی۔ اور یہ لوگ ایسے نہیں تھے جو عام لوگ تھے بلکہ بڑا پڑھا لکھا طبقہ تھا اور معاشرہ میں جانا جانے والا اچھا طبقہ تھا۔

اس فنکشن میں مَیں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن کی مختصر وضاحت کی اور اس حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انسانیت کے لئے محبت وشفقت اور آپ کے اُسوہ کے بعض پہلو بیان کئے۔ اور یہ بتایا کہ یہ اسلامی تعلیم ہے۔ اور یہ اُسوہ ہمارے لئے بھی نمونہ ہے تو پھر عام مسلمانوں کا شدت پسندی کا یا دہشتگردی کا جو تصور قائم ہے، کس طرح ہو سکتا ہے کہ پھر وہ مسلمان ہوں۔ بہرحال اس تعلیم کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے حوالے سے ماحول پر ایک خاص اثر تھا۔ ہر ایک نے اظہار کیا کہ اسلام کی یہ تعلیم ہے تو یقینا اس کا پرچار ہونا چاہئے، اس کو پھیلنا چاہئے۔ اس کی آجکل کی دنیا کو ضرورت ہے۔ اور یہ اُن لوگوں کا صرف ظاہری دکھاوا نہیں تھا۔ میرے پاس آ کر بار بار بعضوں نے اظہار کیا۔ پھر بعض نے ایم ٹی اے پر بھی اپنے خیالات کا اظہار ریکارڈ کروایا۔ اُن میں سے چند ایک باتیں مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ گیارہ مئی کو یہ فنکشن ہوا تھا اور اس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کے لوگ تھے جن کی تعداد دوسو اکاون ((251 تھی۔ اور ان کو جب اسلام کی امن کی، باہمی محبت کی، احترام کی اور دنیا میں انصاف کرنے کی تعلیم کے بارے میں بتایا گیا جیسا کہ مَیں نے کہا، یہ پیغام اُن کو بڑا پسند آیا اور انہوں نے سراہا۔

اس تقریب میں یو ایس کانگریس کے پانچ ممبران تھے۔ میڈیا سے تعلق رکھنے والے، اچھے میڈیا سے تعلق رکھنے والے چودہ (14) تھے کچھ اور پڑھے لکھے مختلف مہمان کافی تعداد میں تھے۔ سترہ (17) جو تھے وہ مختلف شعبوں کے سرکاری افسران تھے۔ ملٹری کے آفیسرز تھے۔ سینتیس (37) یونیورسٹیوں کے پروفیسرز تھے۔ این جی اوز کے لوگ کافی تعداد میں تھے۔ تیرہ (13) ڈپلومیٹس تھے۔ اور چھتیس سینتیس (36-37) کے قریب مختلف پروفیشن کے لوگ تھے۔ انتیس (29) مختلف مذاہب کے لیڈر تھے۔ پھر اسی طرح مختلف پڑھا لکھا طبقہ تھا۔ تھنک ٹینک (Think Tank) کے لوگ تھے۔ پولیس فورسز اور آرمڈ فورسز کے لوگ تھے۔ تو یہ ایک اچھا خاصہ طبقہ تھا جن تک یہ پیغام پہنچا۔ ایک شامل ہونے والی Barbara Goldberg ہیں اُن کا اظہار اس طرح ہوا۔ یہ کہتی ہیں: آپ نے مجھے اور میری فیملی کو استقبالیہ میں مدعو کیا۔ مَیں گہرے محبت کے جذبات سے آپ کی شکر گزار ہوں۔ اس پروگرام میں شمولیت میری زندگی میں ایک تحرک اور بیداری کا موجب ہوئی ہے۔ اس طرح ہماری ملاقات ایک ایسی کمیونٹی سے ہوئی ہے جو ہمارے ہی درمیان تھی مگر ہم اس سے واقف نہ تھے۔

پھر ایک نے میرا ذکر کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کیا کہ انہوں نے اپنی تقریر میں جو نقطۂ نظر پیش کیا کہ ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' اور دوسروں کے لئے کھلے دل سے قبولیت کے جذبات اور ایک خدا اور ہم سب کا ایک خدا اور ہر لفظ جو اُن کے ہونٹوں سے نکل رہا تھا، سچ تھا۔ اُن کا عالمی امن کا پیغام اور دنیا کو نیوکلیئر جنگ سے بھی متنبہ کرنا ایک ایسی بات ہے جو عالمی لیڈروں کے سننے اور توجہ دینے کے لئے بہت اہم ہے''۔ یقینا اسلام کی جو تعلیم ہے وہ سچ اور روشن ہے جو غیروں کو بھی چمکتی ہوئی نظر آتی ہے۔

پھر ایک شہر کے میئر تھے، انہوں نے کہا کہ آپ نے مجھے پیغام سننے کا موقعہ فراہم کیا جو ہماری دنیا کے لئے پُر امن تعلقات اور برداشت کے رویے اپنانے پر مشتمل تھا۔ فنکشن میں حضرت (میرا حوالہ دیا) کے سٹیٹ اور چرچ کے علیحدگی کے نقطہ نظر کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دنیا بھر میں جن جگہوں پر مذہبی عقائد کی بنا پر لوگوں کی مخالفت کی جاتی ہے اُنہیں اُس کا تحفظ دیا جائے اور عالمی امن کی بنیاد رکھی جائے۔ (یہ عیسائی ہیں اور یہ کہتے ہیں) یہ عالمی امن اور برداشت کا پیغام درحقیقت سچے اسلام کی تعلیمات کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ ہم اپنی نوجوان نسل کو ان تعلیمات کے ذریعہ ایک بہتر مستقبل تعمیر کرنے کا موقع دے سکتے ہیں''۔

کہاں وہ ملک امریکہ جہاں اسلام کے خلاف بولا جاتا ہے اور کہاں اسلام کی تعلیم کو سراہا جا رہا ہے۔

پھر Los Angeles کے شیرف تھے جو وہاں اس علاقے میں بڑے مشہور ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دورہ Los Angeles کے دوران تمام مذاہب کے پانچ سو افراد کو محبت، امن اور انصاف قائم کرنے کا پیغام دیا ہے اُن لوگوں میں ممبران کانگریس، افسران سٹی کونسل، پبلک سیفٹی کے ادارے، اعلیٰ افسران اور پروفیسر صاحبان شامل تھے۔ مرزا مسرور احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل تعلیمات کے مطابق محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں پر زور دیا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے دی جانے والی یہ دعوت ان کے اعزاز میں تھی۔ اور پھر لکھتے ہیں کہ عالمی امن کو قائم کرنا ہماری مشترکہ ذمہ داری ہے۔

یہی ملک ہے جیسا کہ مَیں نے کہا جس میں اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق غلط رنگ میں بہت کچھ کہا جاتا ہے اور یہی ملک ہے جس میں اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت بیان کی گئی تو سوائے تعریف اور اس تعلیم کے ہر ایک کے لئے ضروری ہونے کے اظہار کے یہ اور کوئی اظہار نہیں کر سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو بھی عقل دے کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کی خوبصورتی کو اپنے عمل سے دنیا میں قائم کریں۔

پھر سابق گورنر کیلیفورنیا کہتے ہیں کہ یہ پیغام امن، محبت اور باہمی عزت و احترام کا پیغام، غیر معمولی تھا۔ ہم خدا اور اُس کی مخلوق کی محبت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ ہم ایک خدا سے دعا کرنے والے ہیں اور وہ ہم سب کو دیکھتا ہے۔ پھر Los Angeles کونسل کے ایک ممبر (میرا حوالہ دے کر) کہتے ہیں کہ انہوں نے محبت اور احترام کا درس دیا اور سمجھایا کہ کس طرح لوگوں کو اکٹھا کیا جا سکتا ہے اور آپس میں اتحاد پیدا کیا جا سکتا ہے۔ ان کا امن و آشتی کا پیغام ہر ایک کے لئے متاثر کن تھا اور ہر ایک نے بہت توجہ سے سنا اور اس پیغام کی بازگشت تمام عالم میں اسی طرح سنائی دے گی جس طرح اس کو آج Los Angeles میں سنا گیا۔

پھر امریکن کانگریس کے ایک ممبر Dana Rohrabaker نے کہا کہ: جو پیغام آپ نے دیا وہ ہمارے ذہنوں نے قبول کیا۔ یہ میری آپ سے پہلی ملاقات ہے۔ میں آپ کے حالاتِ حاضرہ اور دیگر اہم امور سے متعلق معلومات اور عقلی اپروچ (approach) سے بہت متاثر ہوں۔ آپ کا تجزیہ حالاتِ حاضرہ پر حقیقت کے بہت قریب تھا۔ آپ کے منطقی اور پُر اثر بیان کا مجھ پر گہرا اثر ہوا۔ اور یہ پیغام بڑا پُرکشش ہے اور سننے کے لائق ہے اور پھر تمام مذاہب کے لئے قابل قبول ہے۔

اسی طرح یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کے ایک شعبہ کی ڈین (Dean) Rachel Moran ہیں یہ خاتون ہیں۔ کہتی ہیں کہ میرے لئے اس میں شامل ہونا بڑا باعث عزت تھا اور جس کا مقصد امن اور آشتی کو فروغ دینا تھا۔ پھر کہتی ہیں کہ اس میں جماعت احمدیہ کے امام کی طرف سے جو پیغام ہمیں ملا وہ روحانیت اور آئیڈل ازم (Idealism) کا ایک حسین امتزاج تھا۔ جو ہمیں مصائب زدہ دنیا جو جھگڑوں اور فساد سے بھری ہوئی ہے کو امن اور سلامتی سے بھرنے کے لئے ایک اہم درس ہے۔ ہمیں یہ اہم سبق ملا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ ہم سب مل کر بھائی چارے کو فروغ دیں۔ آج اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا کہ ہم ایک ایسے فنکشن میں موجود ہیں جو اتنا اہم پیغام دے رہا ہے جس سے ہمارے مسائل اور جھگڑے اور نفرتیں ختم ہو سکتی ہیں اور دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔

مصر کے کونسلیٹ محمد سمیر صاحب جو وہاں آئے ہوئے تھے، وہ کہتے ہیں کہ: میں بہت تقاریر اور ایڈریسز سنتا رہا ہوں۔ گلوبل پیس کے بارے میں اس طرح کا ایڈریس مَیں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں سنا اور یہ خطاب سیدھا میرے دل پر اترا ہے اور مَیں اس سے متاثر ہوا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تمام حاضرین کی بھی یہی رائے ہو گی۔ یہ پیغام لاکھوں کی تعداد میں دنیا کے لوگوں تک پہنچنا چاہئے اور میں خود یہ آگے پہنچاؤں گا۔ پھر ایک صاحبہ پروفیسر ہیں وہ بھی یہ کہتی ہیں کہ امنِ عالم کے قیام اور انسانیت سے محبت والے حصوں نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ جماعت احمدیہ نے انسانیت کے لئے ایک ایسی شمع روشن کی ہے جس کی آج ساری دنیا کو ضرورت ہے۔

پھر امریکہ کی مشہور مسلم تنظیم "Muslim Public Affairs Council'' ہے، اس کی ڈائریکٹر صاحبہ تھیں، وہ کہتی ہیں کہ: اس تقریب میں شمولیت سے بحیثیت مسلمان مجھ میں حرارت پیدا ہوئی ہے۔ آپ سب کو بیحد مبارک ہو۔ اس پروگرام پر جو ہفتے کے روز منعقد ہوا، ایک نئے جذبے اور جوش کے ساتھ تر و تازہ ہو کر اس مجلس سے اُٹھی ہوں۔ پھر کہتی ہیں کہ خطاب بڑا فصیح اور مؤثر تھا اور وقت کی ضرورت تھا۔ مجھے اس امر کی خوشی ہے کہ انہوں نے (یعنی میرا حوالہ دے رہی ہیں کہ) خدا کے رسول کے خلاف کئے جانے والے سارے اعتراضات کو نہایت خوبی سے ایڈریس کیا۔ متعدد مقررین اس موضوع سے اپنا دامن کترا کر چلے جاتے ہیں اور کوئی معقول جواب نہیں دیتے۔ مگر انہوں نے نہایت مدلّل طور پر اُن تمام اعتراضات کا براہِ راست جواب دیا اور وہ بھی ایسی تقریب میں جہاں بڑی تعداد میں بہت اعلیٰ حیثیت کے معززین بیٹھے ہوئے تھے۔

پھر ایک مہمان نے کہا کہ: امن کے قیام کے بارے میں ایسا ایڈریس میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں سنا۔ یہ سیدھا ہمارے دلوں تک پہنچا ہے۔

پھر Bernardino County کے Sheriff نے اظہار کیا کہ: یہ خطاب وقت کی ضرورت تھی اور اس پر چل کر ہم دنیا میں امن قائم کر سکتے ہیں۔

پھر ایک وکیل ہیں، بڑی کمپنی کے ڈائریکٹر ہیں، کہتے ہیں کہ بڑا اچھا پروگرام تھا جنگوں کے بارے میں اسلامی تعلیم نے بہت متاثر کیا غیر مسلموں کے ساتھ انتہائی مشکلات میں مفاہمت کا عمل احمدی ہی بجا لا سکتے ہیں۔

پھر وہاں کے ایک ممتاز ڈاکٹر ہیں وہ کہتے ہیں کہ: میں جماعت کو زیادہ نہیں جانتا تھا لیکن اس خطاب کے ہر حرف اور ہر لفظ پر میں نے غور کیا ہے اور اسے سچا پایا ہے۔ یہ الفاظ کہ دنیا تیسری جنگِ عظیم کے لئے کمربستہ ہے، بالکل درست ہیں۔ یہ انتباہ دنیا کے تمام لیڈرز کو کیا جانا چاہئے۔

پھر ایک عیسائی پادری Jan Chase نے کہا کہ: یہ ایڈریس قابلِ ستائش تھا۔ آپ نے دہشت گردی کی مذمت کی اور برملا سب کے سامنے اسلام کی صحیح تعلیم بیان کی۔ پھر ایک مہمان دوست Dr. Fred ہیں، انہوں نے کہا کہ مذہب

کی جو تصویر آپ نے پیش کی ہے اس کے متعلق میرا علم بہت کم تھا۔ مذہب کے متعلق آپ کے الفاظ میری سوچ کی عکاسی کررہے تھے۔ ’’محبت سب کے لئے،نفرت کسی سے نہیں‘‘ کا پیغام بہت زبردست تھا۔ ایک دوسرے کو اس طرح قبول کرنا کہ صرف ایک خدا ہے جو اُس کا خدا ہے وہی میرا خدا ہے۔ یہ پیغام امن کی ضمانت ہے۔ پھر کہتے ہیں۔ قیامِ امن کے لئے ان کوششوں اور ایٹمی جنگ کے انتباہ پر دنیا کے حکمرانوں کو کان دھرنے چاہئیں۔

پھر ایک اور شہر کے میئر ہیں اور کہتے ہیں کہ مجھے جماعت احمدیہ کے متعلق بہت کم تجربہ تھا۔ آپ کے چرچ اور حکومت کو الگ الگ رکھنے کے پیغام کو بہت سراہتا ہوں۔ ہمیں اس ملک میں بہت سے حقوق حاصل ہیں لیکن ہمیں یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنے عقائد کی وجہ سے ظلم کا نشانہ بن رہے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ: میں نے اپنی ساری زندگی تعلیم حاصل کرنے میں گزاری ہے۔ اس لحاظ سے مجھ پر ایک نئے پہلو کا انکشاف ہوا ہے کہ کس طرح اسلام کی حقیقی تعلیمات دنیا میں امن اور برداشت پھیلانے میں مد ہو سکتی ہیں۔ مجھے آپ کی اس بات سے اتفاق ہے کہ امن اُس وقت تک حاصل نہیں کیا جا سکتا جب تک جابرانہ نقطۂ نظر اور ظلم کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ میں اس دنیا کو بہتر جگہ بنانے کی خاطر اپنی زندگی آپ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق گزاروں گا۔

اگر غیروں پر یہ اثر ہے تو ہم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے غلام ہیں، ہماری بھی کتنی ذمہ داری ہے کہ اس اہم پیغام کو دنیا تک پہنچائیں اور اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔

پھر ایک کانگریس مَین Dana Rohrabacher جو کہ ریپبلکن ہیں اور یہ بھی وہاں شامل تھے، کیلیفورنیا سے ان کا تعلق ہے، عام طور پر اسلام کے خلاف نظریات رکھتے ہیں اور ایک مہینہ پہلے جو بوسٹن میراتھن پر حملہ ہوا تھا، اُس کے بعد موصوف نے بیان دیا تھا کہ اسلام بچوں کو مارنے کی ترغیب دیتا ہے اور آجکل کے معاشرے کے لئے اسلام ایک خطرہ بن چکا ہے۔ یہ ان کا بیان تھا۔ پھر پاکستان کے حوالے سے بھی ان کا بیان تھا کہ وہاں کے سیاسی معاملات میں کیا کرنا چاہئے اور فلاں فلاں کو علیحدہ کر دینا چاہئے۔

بہر حال یہ خطاب سننے کے بعد انہوں نے جو ریمارکس دیئے وہ یہ تھے کہ آج کا جو خطاب ہے یہ سننے کے بعد مَیں یہ کہتا ہوں کہ یہ ہمارے دلوں کی آواز ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ آپ کا محبت اور ایک دوسرے کے لئے برداشت کرنے اور ایک دوسرے کو قبول کرنے کا پیغام نہایت اہم ہے جو ہمیں ایک دوسرے سے جوڑے رکھے گا۔ کہتے ہیں یہ میری ان سے (یعنی میرے سے) پہلی ملاقات تھی اور میں ان کی حالاتِ حاضرہ کے متعلق قابلِ فکر اور حکیمانہ سوچ سے متاثر ہوا ہوں۔ ہر مذہب سے تعلق رکھنے والا شخص جماعت احمدیہ کے خلیفہ کے اس پیغام کو قبول کر سکتا ہے جو امن کا پیغام ہے اور سننے کے قابل ہے۔ اور نہایت متانت کے ساتھ یہ امن کا پیغام ہمیں ملا۔ پھر بعد میں انہوں نے ہمارے جو وہاں امریکہ کے سیکرٹری خارجہ ہیں اُن کو خط میں لکھا ہے جو انہوں نے بھجوایا۔ لکھتے ہیں کہ مرزا مسرور احمد کے جنوبی کیلیفورنیا کے دورے میں انہوں نے وہ مقصد حاصل کیا ہے جس نے یہاں نیکی، پیار، نرمی کے ایسے بیج کی فصل لوگوں کے دلوں میں لگائی ہے جسے سالوں تک وہ کاٹتے رہیں گے اور فیض پاتے رہیں گے۔

تو یہ جو اسلام کے خلاف تھا، اب وہ یہ بیان دے رہا ہے کہ یہ جو باتیں کر گئے ہیں، ہمارے لوگ اب سالوں تک اس فصل سے فائدہ اُٹھائیں گے، اس کی فصل کاٹیں گے۔ اس طرح اُن کے اسلام کے بارے میں جو شدت پسندی کے خیالات تھے وہ بدلے۔

پھر کیلیفورنیا سٹیٹ کے سابق گورنر کا بھی اظہار ہے۔ یہ میرے ساتھ بیٹھے باتیں کرتے رہے اور ایم ٹی اے کے بارے میں بھی ان کو مَیں نے بتایا کہ جماعت کا کیا مقصد ہے، کس طرح تبلیغ کرتی ہے، کس طرح ایم ٹی اے چلتا ہے۔ تو ان کو بڑی دلچسپی تھی۔ پھر انہوں نے فریکوئینسی بھی لی کہ مَیں ضرور اب یہ دیکھوں گا، سنوں گا۔

Los Angeles میں دو بڑے اخباروں ’’Los Angeles Times‘‘ اور ’’WallStreet Journal‘‘ نے میرے انٹرویو بھی لئے تھے۔ اور وہاں بھی اسلام کے حوالے سے ہی زیادہ باتیں ہوتی رہیں۔ پھر پہلا سوال اُس نے مجھے یہ کیا تھا کہ آپ اسلام کے پُر امن پیغام کو کیسے پھیلا سکتے ہیں جبکہ بعض مسلمانوں کے تشدد اور دہشتگردی کے واقعات کی وجہ سے اسلام کا بہت بُرا تاثر پیدا ہوا ہے۔ آپ اس تاثر کو دور کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ اس پر مَیں نے اُن کو جواب دیا تھا کہ حقیقی اسلام تو امن کا پیغام ہے۔ اسلام کے معنی امن اور سلامتی ہیں۔ اور یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آخری زمانے میں مسیح موعود اور امام مہدی نے آنا ہے اور وہ آ گیا جس کو ہم مانتے ہیں۔ اور اس نے صرف مسلمانوں کو نہیں بلکہ ساری دنیا کو اسلام کی سچی اور صحیح تعلیمات سے منور کرنا ہے۔ اسلام کی امن اور آشتی کی تعلیم سے دنیا کو آگاہ کرنا ہے۔ چنانچہ اس زمانے میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام تشریف لائے اور آپ نے اُن پیشگوئیوں کے مطابق سچی تعلیم کو دنیا کو بتایا اور ہم آگے بتا رہے ہیں۔ پھر میں نے اُن کو یہ بھی بتایا کہ جنگوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسلام میں جنگیں کیوں لڑی گئیں؟ یہ میں نے تقریر میں بھی ذکر کیا تھا لیکن یہ انٹرویو اُس سے پہلے تھا کہ مسلمانوں نے کبھی پہلے حملہ نہیں کیا بلکہ مسلمانوں پر مظالم کئے گئے تو تبھی حملے ہوئے اور وہ حملے جواب میں تھے۔ اور اب کیونکہ مسلمانوں کے خلاف ایسی کوئی خاص مذہبی جنگ نہیں لڑی جا رہی اس لئے اس وقت جب تک کہ ایسا موقع نہ ہو اس قسم کا تلوار کا جہاد جو ہے وہ منع ہے۔ اور یہ مسلمان جہادی تنظیمیں اس حوالے سے جو بھی کام کر رہی ہیں وہ غلط کر رہی ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفائے راشدین سے کبھی بھی یہ ثابت نہیں ہوا کہ انہوں نے ظلم کیا ہو۔

پھر عربوں کے بارے میں سوال کیا کہ کیا تحریکات جاری ہیں۔ عرب ممالک کی کیا صورتحال ہے؟ تو اس بارے میں بھی مَیں نے اُن کو بتایا کہ پہلے جو عرب حکومتیں ہٹائی گئیں تھیں یا جن کو ہٹائے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے ان کو مغربی طاقتیں ہی سپورٹ (support) کرتی تھیں۔ اب عرب ممالک کی ان تحریکات میں بھی جو مخالفین ہیں یا Rebells ہیں ان کو بھی مغربی طاقتیں سپورٹ کر رہی ہیں۔ اس کے پیچھے کیا نظریات ہیں، کیا سوچ ہے یہ تو وہ بہتر جانتے ہیں اور اس بارے میں میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، لیکن میرے نزدیک بظاہر یہ لگتا ہے کہ مغربی طاقتیں اسلام اور عربوں کو کنٹرول کرنا چاہتی ہیں۔ اسی طرح میں نے مصر کی مثال دی کہ وہاں کیا تھا اور اب کیا ہو رہا ہے؟ لیبیا میں کیا ہو رہا ہے؟ شکر ہے کہ انہوں نے یہ باتیں کچھ حد تک اسی طرح بیان کیں لیکن عام طور پر پریس والے لکھا نہیں کرتے۔ پھر مَیں نے ان کو یہ بھی کہا کہ اگر مغربی طاقتوں نے جمہوریت قائم کرنی ہے تو پھر انصاف سے جسے جمہوریت کہتے ہیں، اُس کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔

پھر شام کے حوالے سے بھی انہوں نے بات کی کہ وہاں لڑائیاں ہو رہی ہیں، یہ کیا ہے؟ اُن کو بھی میں نے بتایا کہ پہلے یہ شیعوں اور سنّیوں کا مسئلہ تھا۔ اب اس میں اور بہت ساری باغی تحریکیں شامل ہو گئی ہیں۔ اور ان کے آپس میں بھی تضادات ہیں اور وہاں اب صرف آپس کی مقامی سیاست یا جنگ نہیں رہی بلکہ یہ مغربی ملکوں کے مفادات کا مسئلہ بن چکا ہے۔ اور دوسرے دونوں فریق بددیانت ہیں اور دونوں کو مغربی ممالک سپورٹ کر رہے ہیں۔ ان کو میں نے بتایا کہ دنیا اب ایک گلوبل ویلیج ہے۔ ہر ایک دوسرے کے حالات سے متاثر ہوتا ہے۔ روس شام کی حکومت کی مدد کر رہا ہے۔ دوسری طرف باقی جو مغربی طاقتیں ہیں باغیوں کی مدد کر رہی ہیں۔ بہر حال دونوں کے مفاد میں یہ ہے کہ جنگ بند ہو اور دونوں اب اس کی کوشش بھی کر رہے ہیں۔ تو بہر حال اس بات کو بھی انہوں نے اپنی خبر میں لگایا۔

پھر مجھے کہتی ہیں کہ آپ کا پیغام امن کا ہے، یہ پھیل کیوں نہیں رہا؟ اُس کو میں نے بتایا کہ ہمارا پیغام تو پھیل رہا ہے اور آہستہ آہستہ دنیا اس کو قبول کر رہی ہے۔ اگر موجودہ نسلیں دین کو قبول نہیں کریں گی تو آئندہ نسلیں قبول کر لیں گی۔ ہم تو ہمت سے اس پیغام کو پہنچاتے چلے جا رہے ہیں اور ہم نے ہمت نہیں ہارنی۔ اور اس کو میں نے کہا اگر ہم آپ لوگوں کے دل نہ جیت سکے تو آپ کی اولادوں کے دل انشاء اللہ تعالیٰ ضرور جیتیں گے۔ پھر مذہب کے بارہ میں باتیں ہوئیں۔ اُن کو میں نے یہ بھی بتایا کہ ہر مذہب خدا کی طرف سے تھا۔ خدا کی طرف سے انبیاء آئے۔ سچی تعلیمات لے کر آئے۔ تمام نبیوں پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ اُن کی تعلیمات بدل گئیں اور یہی حال مسلمانوں کا بھی ہوا کہ باوجود اس کے کہ قرآنِ کریم تو اپنی اصل حالت میں موجود رہا لیکن قرآنِ کریم پر عمل چھوڑ دیا۔ اس کو بھول گئے۔ اور اسی وجہ سے پھر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا۔

پھر دہشتگردی کے واقعات کی وجہ سے ایک حوالے سے انہوں نے بات کی کہ اس کی وجہ سے جو امریکن عوام ہیں وہ خاص طور پر اسلام سے متنفر ہو رہے ہیں اور اسلام کے خلاف کافی نفرت ہے۔ تو اُن کو مَیں نے بتایا کہ ہم اپنا کام کر رہے ہیں۔ غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے بہر حال ایک وقت چاہئے۔ جیسا کہ پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں کہ اگر یہ نسل نہیں تو اگلی نسل تک ضرور اسلام کی حقیقی تصویر پہنچ جائے گی اور وہ اس کو قبول کریں گے۔ عمومی طور پر یہ بھی مَیں نے اُنہیں کہا کہ لوگ مذہب سے بیزار ہیں اور لاتعلق ہیں۔ چاہے وہ عیسائیت ہے یا کوئی اور مذہب ہے بلکہ خدا پر بھی یقین نہیں رکھتے اور دہریہ ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ایک وقت آئے گا کہ جب وہ پھر ردّعمل کے طور پر خدا پر یقین کریں گے اور مذہب کی طرف واپس آئیں گے۔ اور جب وہ مذہب کی طرف واپس آئیں گے تو اُس وقت ہم احمدی مسلمان ہیں جو اس خلا کو پُر کرنے والے ہوں گے۔ تو اُسی وقت ان کے سامنے

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

سچی تعلیمات آئیں گی۔ بہر حال یہ ساری باتیں وہ ریکارڈ بھی کرتی رہیں اور نوٹ بھی کرتی رہیں اور پھر بعد میں انہوں نے بڑا اچھا لکھا بھی۔

اسی طرح Wall Street Journal ہے۔ وہ دنیا کا مشہور اخبار ہے اور بڑے اونچے طبقے میں زیادہ پڑھا جاتا ہے بلکہ امریکہ سے باہر بھی بڑے وسیع علاقے میں خاص طور پر چین وغیرہ میں بھی جاتا ہے۔ اس کی بڑی سرکولیشن ہے۔ تو یہاں بھی انہوں نے اسی طرح کے سوال کئے تھے۔ کچھ تو مشترک سوال تھے۔ اُن کے جواب دینے کی تو ضرورت نہیں۔ ایک انہوں نے مجھے یہ کہا کہ آپ کیلیفورنیا کیوں آئے ہیں؟ میں نے اس سے کہا کہ ساری دنیا ہماری ہے اور ہم نے ہر جگہ جانا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ باقی یہاں ہماری جماعت بھی ہے مَیں اُن کو بھی ملنے آیا ہوں۔ پھر ان لوگوں کے دماغوں میں یہ ہوتا ہے کہ شاید ہم بھی سیاسی لیڈروں کی طرح یا جس طرح کہ لوگ عام طور پر امریکہ بھیک مانگنے جاتے ہیں، یا کچھ لینے جاتے ہیں، مدد کے لئے جاتے ہیں، مَیں بھی اسی لئے آیا ہوں۔ کہتے ہیں یہاں امریکہ کے سیاسی لیڈروں سے آپ ملیں گے تو آپ ان سے کیا چاہتے ہیں، آپ کا ایجنڈا کیا ہے؟ اِس پر میں نے اُسے کہا کہ مَیں ان سے اپنے لئے نہ کچھ لینے آیا ہوں نہ اپنی جماعت کے لئے کچھ لینے آیا ہوں۔ مَیں صرف یہ چاہتا ہوں کہ دنیا میں امن قائم ہو اور ایسے پروگرام بنیں، ایسے اقدام کئے جائیں جو عالمی امن قائم کرنے میں ممد ہوں اور دنیا کو تیسری جنگِ عظیم سے بچا سکیں۔ اور اگر یہ حالات کنٹرول نہ ہوئے تو تیسری جنگِ عظیم کنارے پر کھڑی ہے۔

پھر جو آجکل ڈرون اٹیکس (Drone attacks) ہو رہے ہیں اس کے حوالے سے بھی انہوں نے بات کی۔ اس پر میں نے بتایا کہ معصوموں کو قتل کیا جا رہا ہے اور اس کی وجہ سے مخالفت بھی بڑھ رہی ہے۔ ان ملکوں میں جہاں جہاں حملے ہوتے ہیں، مغرب کے خلاف مخالفت بڑھتی ہے۔ اسلام کی تعلیم تو یہ نہیں ہے کہ معصوموں کو قتل کیا جائے لیکن تم لوگ ان حملوں سے معصوموں کو بھی قتل کر رہے ہو اور اسی وجہ سے مخالفت بڑھ رہی ہے۔

بہر حال امریکہ میں یہ Wall Street Journal اور Los Angeles Times اور Chicago Times اور دوسرے بہت سارے اخبار تھے، جن کے ذریعہ سے میڈیا میں بہت کوریج ہوئی ہے اور ایک اندازے کے مطابق پرنٹ میڈیا کے ذریعہ سے ساڑھے پانچ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا ہے۔ اور کم از کم پانچ ملین لوگوں تک آن لائن کے ذریعے سے اور ڈیڑھ ملین لوگوں تک ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ سے پیغام پہنچا۔ اور یہ کبھی ہماری کوشش سے نہیں ہوسکتا تھا۔ یہ وہ ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ نے چلائی ہے۔ یہ وہ اظہار ہے جو خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا اظہار ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کی ایک ہلکی سی جھلک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ تمہاری نیت نیک ہو، کوشش کرو تو پھر مَیں اس کے سامان بھی پیدا کرتا ہوں۔ پس اب یہ اُن جماعتوں کا بھی کام ہے کہ اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو آگے بڑھائیں۔

پھر اس کے بعد مسجد بیت الرحمن وینکوور Vancouver کا افتتاح ہوا تھا۔ وہاں بھی غیروں کو مسجد کے افتتاح میں بلایا ہوا تھا۔ اس کو بھی میڈیا نے کافی کوریج دی ہے اور مجموعی طور پر امریکہ میں اس سے بارہ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا جو ویسے کبھی بھی ممکن نہیں تھا۔ اور کینیڈا میں مسجد کے حوالے سے اور جو میرے مختلف انٹرویو ہوئے ہیں، اُس سے تقریباً ساڑھے آٹھ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا ہے۔ سی بی سی (CBC) اُن کا ایک چینل ہے۔ جس طرح یہاں بی بی سی ہے اسی طرح کا نیشنل چینل ہے۔ اُس نے مسجد کی خبر دی اور اندازہ ہے کہ اس کے ذریعہ تقریباً دس لاکھ لوگوں تک، پھر سی ٹی وی (CTV) اُن کا ایک نیوز چینل ہے، اُس کے ذریعے سے بائیس لاکھ لوگوں تک، پھر گلوبل ٹی وی ہے اُس کے ذریعہ سے چھ لاکھ لوگوں تک، اور پھر ریڈیو کینیڈا (CBC۔ فرانسیسی زبان کا) ہے۔ اس کی چار لاکھ سے زیادہ کوریج ہوئی۔ بہر حال مجموعی طور پر جیسا کہ مَیں نے کہا، ساڑھے آٹھ ملین لوگوں تک مسجد کے حوالے سے اسلام کا پیغام پہنچا۔ اور اخبارات کے ذریعہ سے بھی پیغامات پہنچے۔ گیارہ مختلف اخبارات نے خبریں دیں جس میں تقریباً ساڑھے سات لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ ریڈیو کے ذریعہ سے گیارہ لاکھ لوگوں تک، پھر Ethnic میڈیا جو ہے، اس کے بھی ریڈیو سٹیشنز ہیں ان کے ذریعہ سے تقریباً چھ لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ تو یہ مختلف ریڈیو چینل تھے۔ پھر وہاں سکھ پرانے آباد ہیں۔ ان میں ایک سکھ دوست من میت بھلر صاحب سیاستدان ہیں اور وہاں البرٹا صوبہ کے منسٹر ہیں۔ وہ مسجد کے افتتاح پر آئے ہوئے تھے۔ کہتے تھے کہ میں نے کچھ دنوں تک جنیوا میں ایک تقریر کرنی ہے جو امن کے متعلق تھی۔ جس کا متن مَیں نے پہلے سے تیار کیا ہوا ہے۔ جب انہوں نے وہاں میری تقریر سنی تو کہتے ہیں کہ اب یہ متن میں دوبارہ تیار کروں گا اور اُن باتوں کو شامل کروں گا جو آپ نے بیان کی ہیں اور مَیں ان سے پوری طرح اتفاق کرتا ہوں۔

پھر اسی طرح وہاں ایک ریڈیو شیرِ پنجاب ہے، اُس کے رونڈر (Ravinder) سنگھ صاحب ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اس نقطہ نظر میں مَیں نے کسی قسم کا کوئی ابہام نہیں پایا۔ تقریر میں بہت زیادہ جرأت دیکھنے کو ملی۔ پھر ایک Christian Beckter صاحب ہیں، انہوں نے کہا کہ ایک بات جو مجھے بہت پسند آئی کہ وہاں جب میں نے یہ فقرہ بولا تھا کہ جب ہم کسی مسجد کا افتتاح کرتے ہیں تو ہم مذہبی آزادی کے ایک نئے باب کو رقم کر رہے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ آپ کے خطاب سے ثابت ہو گیا کہ احمدی تشدد پسند نہیں بلکہ امن پسند لوگ ہیں۔ احمدی انسانیت کی اقدار پر عمل کرنے والے لوگ ہیں۔ پھر سی بی سی کی نمائندہ صحافی نے میرا کہا کہ انہوں نے میرے تمام سوالوں کا تشفی بخش جواب دیا ہے۔ جس چیز کی مجھے تلاش تھی وہ مجھے مل گئی اور پھر اُس نے شام کو اپنی خبروں میں بھی اُس کو بیان کیا، خبروں میں دیا۔

ہندوستان کے ایک جرنلسٹ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ سارا خطاب مَیں من وعن اپنی اخبار میں چھاپوں گا۔ اس میں حیرت انگیز پیغام ہے۔ ایک بزنس مَین کہتے ہیں کہ آج مجھے علم ہوا ہے کہ امن صرف عیسائیت کا ہی حصہ نہیں بلکہ امن تو ہر مذہب کا حصہ ہے۔ میں نے جو بات آج سیکھی ہے وہ لازماً اپنے بچوں کو سکھاؤں گا۔

پھر مراکش کے ایک مسلمان کہتے ہیں کہ آپ امن کے پیغام کو فروغ دے رہے ہیں۔ امید ہے میڈیا کے ذریعہ اسلام کے متعلق شدت پسندی کے بجائے امن کا پیغام پھیلے گا۔ مَیں خود بھی مسلمان ہوں لیکن آج اس خطاب کے ذریعہ میں نے اسلام کے متعلق بہت سی نئی باتیں سیکھی ہیں۔ مسجد کا جو افتتاحی خطاب تھا وہ لائیو ہی آیا تھا۔ ایک مہمان جو مسلمان نہیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ خطاب نہایت پُرفکر تھا۔ اس خطاب میں وسیع پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا۔ سب سے خاص بات یہ تھی کہ ایک عام آدمی کے ڈر کو آپ نے اپنے خطاب میں مخاطب کیا اور خطاب انتہائی واضح تھا اور اس میں قابلِ تحسین دُور اندیشی تھی۔ ایک صاحب نے کہا آپ کا توحید کا پیغام تمام دنیا کے لئے اپنے اندر اہم معنی رکھتا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا اس خبر کو پہنچانے میں بھی مختلف میڈیا نے کردار ادا کیا۔ کیلگری میں جو ہوا، اُس کو بھی CBC نے، سی ٹی وی نے، اومنی ٹی وی نے دیا۔ اور اس طرح تقریباً ساڑھے آٹھ ملین، پچاسی لاکھ لوگوں تک یہ پیغام پہنچا۔ یعنی کل مجموعی طور پر یہ دیکھیں تو تقریباً دو کروڑ سے زیادہ لوگوں تک یہ پیغام پہنچا ہے۔ اور اس حساب سے امریکہ کی آبادی کے لحاظ سے چار فیصد سے زیادہ آبادی کو، بلکہ اُس صوبے ویسٹ کوسٹ کے لحاظ سے تو میرا خیال ہے پچیس سے تیس فیصد تک لوگوں کو پیغام پہنچا اور کینیڈا کی کل آبادی کے لحاظ سے پچیس فیصد آبادی کو پیغام پہنچا جو کسی بھی ذریعہ سے پہنچنا ممکن نہیں تھا۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

پھر کینیڈا میں ہی اس نے ایک سوال یہ کیا تھا کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ تو کیا آج مسلمانوں کی طرف سے امن ظاہر ہو رہا ہے؟ اُس کو مَیں نے یہ کہا کہ قرآنِ کریم کی تعلیم تو یہی ہے۔ اگر کوئی لیڈر، حاکم یا عوام اس کا اظہار نہیں کر رہے یا مسلمان ملکوں میں یہ نہیں ہو رہا اور اُن کو حقوق نہیں دیئے جا رہے تو یہ اُن کا قصور ہے۔ اور اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ پھر بار بار یہی حوالہ تھا کہ جو واقعات ہوئے ہیں مثلاً کینیڈا میں ٹرین کا واقعہ، بوسٹن بم بلاسٹ کا واقعہ، لندن کا واقعہ، تو اُس کو میں نے بتایا کہ یہ سب اللہ تعالیٰ سے دور ہٹنے کی وجہ سے ہے۔ اسلام کی تعلیم یہ نہیں ہے کہ یہ کرو، بلکہ ان لوگوں کی اللہ تعالیٰ سے دوری کی وجہ سے یہ کچھ ہے اور اگر یہ صحیح تعلیم پر عمل کریں تو امن قائم ہو جائے۔ اور اسی حوالے سے مَیں نے ان کو یہ بھی کہا کہ اسلام کے اندر اسلام کے نام پر چند ایک انتہا پسند گروپ ہیں جو کام کر رہے ہیں۔ برطانیہ میں جو واقعہ ہوا ہے، اس کو میں نے کہا کہ وہاں برطانیہ کی مسلم کونسل ہے، مسلمانوں کی ایک بڑی تنظیم ہے، اُس نے بڑی قوت کے ساتھ اور زور دار طریقے سے اس واقعہ کی مذمت کی ہے کہ یہ غیر اسلامی عمل ہے۔ اور یہ بڑا اچھا کام ہے جو انہوں نے کیا اور بڑا اچھا بیان ہے جو مسلم کونسل نے دیا۔

پھر اسی طرح (یہ سوال تھا) کہ آپ دنیا میں دہشتگردی کو روکنے کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ اُس کو بتایا مَیں نے کہ ہم تو مسلسل کوشش کر رہے ہیں اور دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے وہاں کے مختلف ممالک میں مختلف لوگوں کی خدمت بھی کر رہے ہیں۔ اور طاقت تو ہمارے پاس کوئی ہے نہیں کہ ہم طاقت کے زور سے اس ظلم کو کچھ روک سکیں۔ ہاں اسلام کی سچی تعلیم ہے، جس کو ہم پھیلا رہے ہیں اور پھیلاتے چلے جائیں گے۔

تو پھر اس نے کہا کہ یہ مشہور ہے کہ مسجدوں سے تشدد پھیلتا ہے۔ اُس کو مَیں نے کہا مَیں باقی کا تو نہیں کہتا۔ یہ ہماری جماعت احمدیہ کی جو مساجد ہیں، یہاں سے ہمیشہ امن اور محبت اور پیار کا پیغام ہی بھیجا گیا ہے، اور اسی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نورو کا جل اور حبّ اٹھرہ وزد جام عشق کیلئے رابطہ کریں

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
عبدالقدوس نیاز (موبائل) 098154-09445

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
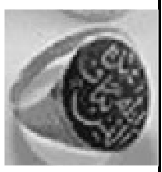
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

کے لئے ہم کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمومی طور پر جماعت احمدیہ میں مجرموں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے بلکہ نہیں ہے۔ اور اگر ایک آدھ کوئی ایسا ہو تو جماعت اُس پر ایکشن لیتی ہے اور فوراً اُس کو جماعت سے نکال دیتی ہے۔

بیس پچیس منٹ کا انٹرویو تھا۔ یہ سی بی سی کی وہ جرنلسٹ عورت بار بار پھیر کے ایسے سوال کر رہی تھی کہ کسی طرح میں اُس کے قابو آ جاؤں کہ اسلام کی تعلیم امن کی تعلیم نہیں ہے اور ہم کوئی اور بات کر رہے ہیں۔ آخر مَیں نے اُسے کہا کہ تم مختلف زاویوں سے ایک ہی سوال کرتی چلی جارہی ہو۔ میرا جواب وہی رہے گا۔ تو ہنس پڑی۔ بعد میں کہنے لگی۔ ہمارے آدمیوں کو اس نے کہا کہ یہ میری سٹریٹجی (strategy) سمجھ گئے تھے۔ میں یہی چاہتی تھی کہ کسی طرح اسلام کے خلاف کوئی بات نکلواؤں۔ بہرحال اسلام کی جو سچی تعلیم ہے وہ تو ظاہر ہے خود ہی نکلتی ہے، کوئی بناوٹ تو ہمارے اندر ہے نہیں۔ پھر کہتی ہے تمہارا یہ پیغام پھیلے گا کس طرح؟ اُس کو مَیں نے یہی کہا کہ ہم پیغام پہنچا رہے ہیں اور پہنچاتے چلے جائیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمت نہیں ہاریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اکیلے تھے جب آپ نے دعویٰ کیا۔ جب آپ کی وفات ہوئی تو قریباً پانچ لاکھ کے قریب احمدی تھے۔ اس کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوا۔ ایک سو پچیس سال گزر رہے ہیں تو اب ہم کروڑوں میں ہیں۔ اور مسلمان بھی ہمارے اندر شامل ہو رہے ہیں، عیسائی بھی شامل ہو رہے ہیں، دوسرے مذاہب کے لوگ بھی شامل ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ نسلیں اس کو قبول کریں گی اور تب یہ صحیح امن دنیا میں قائم ہوگا اور صحیح اسلام دنیا میں پھیلے گا۔

بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دورہ سے محتاط اندازے کے مطابق بیس ملین سے زیادہ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ یا دو کروڑ لوگوں سے زیادہ لوگوں تک یہ پیغام پہنچا۔ اور اتنی بڑی تعداد میں پیغام پہنچانا اور پھر لوگوں کی آوازیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام اور جماعت کے حق میں اُٹھانا۔ جیسا کہ میں نے بعض مثالیں بھی دی ہیں۔ یہ انسانی کوشش سے یقیناً نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی چلائی ہوئی ہوا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی رؤیا کا میں نے Los Angeles کے خطبے میں ذکر کیا تھا۔ وہاں میں نے شاید بیان کیا تھا کہ لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر، اصل میں لوگ نہیں بلکہ انہوں نے میدان ہی دیکھے تھے اور خالی زمین میں سے اسلام اور احمدیت کے حق میں آوازیں آتی دیکھی تھیں۔ تو یہ آوازیں جو اُٹھ رہی ہیں یقیناً اس کا ایک پہلو اس طرح بھی ہے۔ پس یہ جو لوگوں کی توجہ ہے اور یہ جو مختلف تبصرے ہیں، یہ اس بات کی تصدیق ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ آوازیں اُس علاقے سے اب اُٹھتی چلی جائیں گی اور اسلام کے حق میں بہت شدت سے گونجیں گی۔

مَیں کہتا ہوں کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص توارد ہے کہ ایک مہینہ پہلے مَیں سپین کے دورے پر گیا۔ وہاں سپین میں بڑے وسیع پیمانے پر جماعت کا تعارف ہوا۔ وہ ملک جو ایک زمانے میں اسلام کے تحت تھا، اب عیسائی ہے اور دوبارہ اسلام کا وہاں تعارف ہو رہا ہے۔ اور امریکہ کے علاقے میں بھی ایک مہینہ کے بعد میں اُس علاقے میں گیا جہاں بہت بڑی تعداد میں سپینش لوگ آباد ہیں۔ پس اس کام کو سنبھالنا اب ہمارا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو دونوں طرف کے سپینش میں، مشرق کے سپینش میں بھی اور مغرب کے سپینش میں بھی احمدیت کا اور حقیقی اسلام کا جو پیغام پہنچایا ہے اس کو ہم پوری کوشش سے جاری رکھیں اور ان لوگوں کو اسلام کے جھنڈے تلے لے کر آئیں۔ امریکہ میں تو خاص طور پر جیسا کہ مَیں نے وہاں بھی جمعہ پر کچھ کہا تھا کہ وہاں کے سپینش لوگ کہتے ہیں کہ ہماری بہت بڑی تعداد ہے، سپینش سے دس گنا زیادہ تو ہماری طرف توجہ کریں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی ایک ارشاد ایک شوریٰ کے موقع پر تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک مغرب سے سورج نکلنے میں امریکہ کا بھی بہت تعلق ہے۔ پھر ایک جگہ امریکہ میں تبلیغِ اسلام کی خاص مہم کا بھی آپ نے ذکر فرمایا۔

(ماخوذ از خطابات شوریٰ از سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ مجلس مشاورت 1924ء جلد سوم صفحہ 108)

پس ہمیں خاص طور پر امریکہ میں تبلیغی پروگرام بنانے چاہئیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ تبلیغ کرتے ہوئے اپنی تربیت کو، نئے آنے والے کی تربیت کو بھولنا نہیں چاہئے۔ یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں۔ اور یہ اُس وقت ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اپنے اعمال کے ذریعہ سے بھی ہم اظہار کریں۔ اسی طرح کینیڈا میں بھی اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ مَیں نے کہا ایک چوتھائی آبادی تک اسلام کا تعارف، احمدیت کا تعارف کروایا اور وہاں بھی ان کو تبلیغ کے میدان کو وسعت دے کر اس کام کو سنبھالنا چاہئے۔ اور یہ اپنی تربیت سے، تبلیغ سے، شکر گزاری کے جذبات سے اور عبادت کے معیار حاصل کرنے سے حاصل ہوگا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ امریکہ کی اور کینیڈا کی ہر دو جماعتوں کو اور باقی دنیا کو بھی احسن رنگ میں یہ کام سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہاں مَیں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ یہ نئے تعارف اور راستے جو کھلے ہیں ان میں دونوں ملکوں میں نوجوانوں کو یا نسبتاً جوانوں کو زیادہ کام کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے۔ پس آئندہ نسل کو پہلے سے بڑھ کر اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دونوں جگہ پر سیکرٹریانِ خارجہ جوان ہیں اور اُن کی ٹیم بھی اللہ کے فضل سے اچھا کام کرنے والی ہے۔ ان دونوں نے اپنے رابطوں کے ذریعوں سے بڑے وسیع کام کئے ہیں اور یہ جو رستے کھولے ہیں، اب تبلیغ اور تربیت کے شعبوں کا کام ہے کہ ان سے آگے فائدہ اُٹھاتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے اور عاجزی میں پہلے سے زیادہ بڑھائے۔ یہ نہ ہو کہ ایک کام کر کے اپنے آپ پر کسی قسم کا فخر کرنے لگ جائیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی عاجزی اُن میں پیدا ہو جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے، انکساری اور عجز جو ہے، وہ بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی سب کو توفیق عطا فرمائے۔

اعمال کا وہ حصہ جو نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے اخلاق کہلاتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

انسان کے اعمال کا وہ حصہ جو بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے اخلاق کہلاتا ہے۔ اور وہی معاملہ جب خدا تعالیٰ سے کیا جائے تو اسے روحانیت کہتے ہیں۔ اگر کوئی انسان بندوں سے جھوٹ بولتا ہے تو وہ بد اخلاق ہے اور اگر خدا سے جھوٹ بولتا ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اس کی روحانیت مردہ ہوگئی ہے۔ اور جب کسی کے دونوں پہلو درست ہوں تو تب ہی وہ دیندار اور متقی کہلا سکتا ہے۔ پس جب اخلاق مطابق شریعت کئے جائیں تو وہ روحانیت کے ساتھ مل کر دین کہلاتے ہیں۔ لیکن جب وہی افعال بغیر روحانیت سے اشتراک کے تمدن کے طور پر کیے جائیں تو ایسے انسان کے متعلق کہتے ہیں کہ بڑا با اخلاق ہے۔

مَیں پہلے اخلاق کو لیتا ہوں پھر روحانیت کو بیان کروں گا۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اخلاق اور روحانیت میں فرق صرف یہی ہے کہ ہماری طاقتوں کا ظہور انسانوں کے ساتھ معاملات میں اخلاق کہلاتا ہے اور انہی طاقتوں کا خدا تعالیٰ کے متعلق ظہور روحانیت کہلاتا ہے۔ اس لیے جہاں میں اخلاق بیان کروں گا وہاں ساتھ ہی روحانیت کا بھی پتہ لگ جائے گا۔ اور جہاں فرق بتانے کی ضرورت ہوگی وہاں فرق بیان کر دوں گا۔

اخلاق کے مسئلہ پر غور کرنے سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ خلق کیا چیز ہے۔ اس کے متعلق اسلام کے سوا سب مذہبوں نے اور فلسفیوں نے لغزشیں کھائی ہیں اور اس کی عجیب عجیب تعریفیں کی ہیں۔ مثلاً (۱) بعض کے نزدیک خلق اس گہری جڑ رکھنے والے ملکہ کا نام ہے جس سے انسانی اعمال بلا فکر و رویہ آپ ہی آپ سرزد ہوتے ہیں۔ یا جس کے ماتحت انسان بلا فکر و رویہ کسی فعل کے کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ (۲) بعض کے نزدیک خلق وہ نیک مادہ ہے کہ جو انسان کے اندر خدا کی ذات پر دلالت کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ (3) بعض کے نزدیک خلق وہ مادہ ہے جو لمبے تجربہ کے بعد انسان میں پیدا ہو گیا ہے اور اب ورثہ کے طور پر انسانوں میں آتا ہے۔ یورپ کے فلاسفر اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔

میرے نزدیک خلق اس حالت کا نام ہے جبکہ طبعی تقاضے قوت فکر کے ساتھ ملا دیئے جائیں اور ان تقاضوں سے کام لینے والی ہستی مقتدر ہو۔ یعنی چاہے تو ان سے کام لے اور چاہے تو ترک کر دے۔ اگر یہ افعال ایسے وجود سے ظاہر ہوں جس میں قوت فکر نہ ہو تو وہ طبعی تقاضے کہلاتے ہیں جیسے حیوانوں میں ہوتا ہے۔ حیوان محبت اور پیار کرتے ہیں مگر ان کو با اخلاق نہیں کہہ سکتے بلکہ طبعی تقاضے کہتے ہیں۔ پھر اگر اس قسم کے افعال ایسے وجودوں سے ظاہر ہوں جنہیں خاص رنگ میں بنایا گیا ہو جیسے نباتات یا جمادات تو انہیں ظہور قدرت کہیں گے۔

(منہاج الطالبین۔ انوار العلوم جلد 9 ص 176)

انتخاب کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”ہماری شریعت میں طلب اسباب حرام نہیں ہے ان پر بھروسہ اور توکل ضرور حرام ہے“

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ ۴۸۵)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مسجد بیت الرحمان ویلنسیا میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دوسرا خطبہ جمعہ۔

خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو اُن کی ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اہم نصائح۔

مسجد کا وزٹ کرنے والے افراد کی طرف سے مسجد کی خوبصورتی اور جماعت احمدیہ کے پُرامن رویہ اور محبت بھری تعلیم پر خراج تحسین۔

مراکش سے آنے والے وفد اور سپین کے مختلف احباب جماعت کی انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔

Alcante کا سفر۔ Valle de Allcala کا وزٹ، میئر کی طرف سے استقبال

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نیشنل مجلس عاملہ جماعت سپین، نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ سپین اور مبلغین سپین کی الگ الگ میٹنگ۔ مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ اور اہم ہدایات۔ فیملی ملاقاتیں۔

سپین سے واپسی اور مسجد فضل لندن میں ورود مسعود۔ (آخری قسط)

4؍اپریل 2013ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر مسجد بیت الرحمن میں تشریف لے جا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر واپس تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے مسجد بیت الرحمن میں تشریف لا کر نماز ظہر عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر واپس تشریف لے آئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اردگرد کے علاقہ میں، مختلف راستوں پر قریباً ایک گھنٹہ کی پیدل سیر فرمائی۔ ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیر سے واپس تشریف لے آئے۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمان میں تشریف لے جا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

....

مسجد کے افتتاح کے بعد سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے روزانہ، بڑی کثرت سے لوگ مسجد کی زیارت کے لئے آرہے ہیں۔ ان میں زیادہ سپینش افراد ہیں جبکہ عرب لوگوں کی بھی ایک کثیر تعداد مسجد بیت الرحمن کو دیکھنے آچکی ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق روزانہ 30 سے 40 افراد مسجد کا وزٹ کرتے ہیں۔ اب تک قریباً ایک ہفتہ کے دوران تین صد سے زائد احباب مسجد کا وزٹ کر چکے ہیں۔

مسجد دیکھنے کے لئے آنے والے افراد میں سے ایک گروپ مسجد کے محلہ کے اُن لوگوں کا تھا جو مسجد کی تعمیر کے خلاف ہونے والی میٹنگ میں بھی شامل ہوئے تھے۔ یہ لوگ جب مسجد دیکھنے آئے تو ان لوگوں کو نہ صرف مسجد کے تمام حصوں کا وزٹ کروایا گیا بلکہ چائے اور ریفریشمنٹ کے ساتھ ان کی مہمان نوازی بھی کی گئی۔ اس گروپ میں ان کے سابق صدر، نئے صدر اور اس کی سیکرٹری بھی شامل تھی۔ ان لوگوں نے مسجد دیکھنے کے بعد مسجد کی خوبصورتی کو سراہا اور جماعت کے پُرامن رویہ اور محبت بھری تعلیم کی تعریف کی۔ اور مسجد کی تعمیر کے خلاف ہونے والی میٹنگ میں بعض لوگوں کی طرف سے نازیبا الفاظ اور حرکات کرنے والوں کی طرف سے معذرت کی اور جماعت کے رویہ کی تعریف کی۔

مسجد کا وزٹ کرنے والے اکثر لوگوں نے مسجد کی عمارت کی خوبصورتی کی تعریف کی اور کہا کہ یہ ہمارے علاقہ کی ایک نئی طرز پر تعمیر ہونے والی unique عمارت ہے۔ بعض نے کہا کہ کچھ عرصہ پہلے تک اس علاقے میں خالی زمین تھی جہاں درختوں اور جھاڑیوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ اب اس شاندار عمارت کی تعمیر سے اس علاقے کی خوبصورتی میں ایک نیا اضافہ ہوا ہے۔

سپین میں آباد عرب افراد نے بھی آکر جب مسجد دیکھی تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ سبھی نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور مبارکباد دی اور بتایا کہ ہم اپنے بچوں کی دینی تعلیم کے لئے پریشان ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کے بچوں کی دینی تعلیم کے لئے مسجد میں دینی کلاسز کا اجراء کیا جائے۔

مسجد بیت الرحمن کے علاقہ میں آباد عرب اور افریقن مسلمانوں کا ایک نماز سینٹر بھی ہے۔ جن دنوں مسجد کی تعمیر کے خلاف احتجاج کیا جا رہا تھا۔ احتجاج کرنے والوں نے ایک رات کو تمام دکانوں کے دروازوں پر "Stop Mezquita" (مسجد کی تعمیر کو روکو) کے اشتہار چسپاں کر دیئے اور امکان تھا کہ صبح جب دکاندار اپنی دکانیں کھولیں گے تو ان لوگوں کے ساتھ مسجد کے خلاف احتجاج میں شامل ہو جائیں گے۔ ان عرب اور افریقن مسلمانوں نے فجر کی نماز پڑھنے کے بعد جب یہ صورتحال دیکھی تو انہوں نے تمام دکانوں پر سے یہ اشتہارات اتار کر پھاڑ دیئے اور اس طرح غیبی طور پر اللہ تعالیٰ نے ہماری مسجد کی تعمیر کے خلاف ہونے والے بڑے احتجاج کو ناکام بنا دیا۔ یہ عرب اور افریقن مسلمان بھی ہماری مسجد کو دیکھنے آرہے ہیں اور مسجد کی خوبصورتی کی تعریف کرتے ہیں۔ مرد، عورتیں اور بچے سبھی مختلف گروپس کی صورت میں آرہے ہیں اور مسجد کا وزٹ کرتے ہیں۔

مسجد بیت الرحمن کی تعمیر نے سارے علاقے کو خوبصورت بنا دیا ہے۔ موٹروے پر گزرنے والی ہزاروں گاڑیوں کے مسافر اس مسجد کو دیکھتے ہیں۔ مسجد کے اردگرد آباد گھروں کے مکین چلتے پھرتے اس مسجد کو دیکھتے ہیں۔ رات بھر مسجد کا روشن مینار اور گنبد اور رنگ برنگی روشنیاں سارے علاقے کی توجہ اپنی طرف کھینچتی ہیں، مسجد دیکھنے کے لئے آنے والے مہمانوں کی زبان پر یہی الفاظ ہیں کہ اس مسجد کی تعمیر نے ہمارے علاقے کی خوبصورتی میں اضافہ کر دیا ہے۔

اب انشاء اللہ العزیز وہ وقت بھی آئے گا کہ جب یہ لوگ مسجد دیکھنے کے لئے نہیں بلکہ اسلام کے نُور سے منور ہو کر خدائے واحد ویگانہ کی عبادت کے لئے اس مسجد کا رُخ کریں گے اور یہ مسجد ان کے دلوں پر راج کرے گی۔

مسجد بیت الرحمن ویلنسیا (سپین)

5؍اپریل 2013ء بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر مسجد بیت الرحمن ویلنسیا میں تشریف لے جا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر واپس تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا اور یہ دوسرا خطبہ جمعہ تھا جو مسجد بیت الرحمن ویلنسیا سے MTA انٹرنیشنل کے

ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر ہو رہا تھا۔اس خطبہ جمعہ کے لئے سپین کی مختلف جماعتوں سے احباب پہنچے تھے۔سپین کے ہمسایہ ملک مراکش سے بھی دو افراد پر مشتمل وفد ویلنسیا پہنچا تھا۔

خطبہ جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے مسجد بیت الرحمن میں تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور ویلنسیا کی سرزمین سے ایک بار پھر اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم دنیا کے کناروں پر MTA کے ذریعہ پہنچی۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ آل عمران کی دو آیات 104-105 اور سورۃ النحل کی آیت 126 کی تلاوت فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ جمعہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سپین کی اس دوسری مسجد کا افتتاح ہوا۔ جماعت ساری بڑی خوش تھی بلکہ ہے۔اور میں نے اس کے حوالے سے کچھ باتیں آپ سے کہی تھیں۔اسی حوالے سے بعض امور کی طرف اب مَیں مزید توجہ دلانا چاہتا ہوں۔جیسا کہ ہم دنیا میں ہر جگہ دیکھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے:’’اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانۂ خدا ہوتا ہے۔

جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہیے۔ پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔محض لِلّٰہ اُسے کیا جاوے۔نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو۔تب خدا برکت دے گا‘‘۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب خدا تعالیٰ کی خاطر اُس کے گھر کو آباد کرنے کی طرف توجہ ہوگی تو پھر عبادت کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ ہوگی۔ آپس میں پیار و محبت سے رہنے کی طرف بھی توجہ کرنی ہوگی۔ اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد کے حوالے سے ہی فرماتے ہیں کہ:

’’جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز با جماعت ادا کیا کریں‘‘۔فرمایا ’’جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہیے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں‘‘۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں اس ملک میں تو ہم نے ابھی بے انتہا کام کرنا ہے۔اُس کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ قائم کرنا ہے جو آج سے کئی صدیاں پہلے کھوئی گئی۔ یہاں رہنے والوں کو دوبارہ دینِ اسلام کی خوبیاں بتا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے اور اس کے لئے سب سے اہم چیز اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا، اُس سے مدد مانگنا اور ایک اکائی بن کر تبلیغ کا کام کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ قرآنِ کریم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلافتِ احمدیہ یہ سب حبل اللہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی رسّی ہیں۔اُن میں سے ایک کڑی بھی اگر ایک احمدی نظر انداز کرے گا تو وہ اُن لوگوں میں شمار ہوگا جو دوبارہ آگ کے گڑھے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔پس ہر احمدی کو یہ بات اپنے پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ حبل اللہ کو پکڑنا اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد رکھنا اور اُس کا شکر گزار ہونا تب حقیقت کا روپ دھارے گا، تب یہ قول سے نکل کر عمل کی شکل اختیار کرے گا جب آپس کی محبت ہوگی۔ جب ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والے بھائیوں جیسا سلوک ہوگا تب ہی ایک احمدی حقیقت میں ہدایت یافتہ اور آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچایا جانے والا کہلائے گا۔ جب ہر قسم کے تفرقہ سے اپنے آپ کو پاک رکھے گا تبھی ایک احمدی حقیقی احمدی کہلائے گا۔ جب ہر قسم کی ذاتی اَناؤں سے ہر احمدی اپنے آپ کو بچائے گا، جب خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے محبت ہوگی تب ہی ایک احمدی حقیقی احمدی بنتا ہے۔

پس خوش قسمت ہیں وہ جو اس نہج پر اپنی سوچوں کو ڈالیں، اپنے قول کو اس طرح ڈھالیں، اپنے عمل کو اس کے مطابق ڈھالیں۔اور جب یہ معیار ہم حاصل کرلیں گے تو پھر ہی دوسروں کو بھی ہم دعوت دے سکتے ہیں اور پکار پکار کر اعلان کر سکتے ہیں کہ ’’آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے‘‘۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سپین ایک ایسا ملک ہے جہاں اب بھی ایک اچھی خاصی تعداد ہے، ایسا طبقہ ہے جس کا مذہب کی طرف رجحان ہے۔ یہاں دو دن پہلے جو سپینش لوگوں کے ساتھ ریسپشن (Reception) تھی تو میرے ساتھ یہاں ویلنسیا کی پارلیمنٹ کے صدر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ باتوں میں مجھے یہ اظہار کرنے لگے اور بڑی فکر سے یہ اظہار تھا کہ اب لوگ دین سے دور جا رہے ہیں، ہمیں اُن لوگوں کو دین کی طرف لانے کی طرف کوشش کرنی چاہئے۔ابھی تک جن لوگوں سے بھی مغرب میں میرا واسطہ پڑا ہے تو عموماً اس لیول کے آدمی دین سے ہٹے ہوئے ہی ہوتے ہیں اور دنیاداری کی طرف مائل ہوتے ہیں۔لیکن یہاں اس سطح پر بھی مَیں نے دیکھا ہے کہ دین کی طرف رجحان ہے۔ مذہبی آدمی ہیں تو یہ فکر ایسے لوگوں کو بھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ریسپشن میں مَیں نے اسلامی تعلیمات کے حوالے سے مختصراً مختلف پہلو بیان کئے تھے تو ایک خاتون جو مجھے سپینش لگیں، کھانے کے بعد ملنے آئیں، سکارف وغیرہ باندھا ہوا تھا تو انہوں نے بتایا کہ مَیں مسلمان ہوں۔ میں نے اُنہیں کہا آپ شکل سے تو سپینش لگتی ہیں اور یہ بھی بتایا کہ میں فلاں مسلمان تنظیم کی عہدیدار ہوں اور مجھے کہنے لگیں کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم بڑے اچھے رنگ میں تم نے بیان کی ہے اور مجھے اس کی بڑی خوشی ہوئی ہے۔ جب میں نے اُنہیں یہ کہا کہ آپ سپینش لگتی ہیں تو مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر جو پرانے مبلغ تھے، اُن کے ایک بیٹے جو میرے ساتھ کھڑے تھے، اُنہوں نے کہا کہ سپینش ہی ہیں اور اب انہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ انہوں نے لفظ convert ہوئی ہیں، استعمال کیا تھا۔تو وہ خاتون فوراً بولیں کہ نہیں، مَیں convert نہیں ہوئی بلکہ مَیں اپنے دین میں، اپنے باپ دادا کے دین میں دوبارہ واپس آئی ہوں۔

تو یہاں ایسے بہت سے لوگ ہیں جن کو اپنے آباؤ اجداد کے دین اور اپنی بنیادوں اور اپنی روٹس (Roots) کی تلاش ہے۔ پس ہمیں ایسے علاقوں میں، ایسے لوگوں میں بہت کوشش سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔لیکن بار بار مَیں کہہ رہا ہوں کہ اگر اس کام میں برکت ڈالنی ہے تو اپنی حالتوں کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہمیں ڈھالنا ہوگا۔ حقیقی اسلام کی تلاش کی پیاس ہم ہی بجھا سکتے ہیں۔ ایک احمدی ہی بجھا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا کہ سمجھو کہ اسلام کی ترقی کی بنیاد مسجد بنانے سے پڑ گئی تو ساتھ ہی یہ شرط بھی لگا دی کہ قیامِ مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو، تب فائدہ ہوگا۔ پس مسجد کے قیام اور مسجد کی آبادی میں اخلاص ہی کام آئے گا۔ نہ کہ کوئی چالاکی، نہ ہوشیاری، نہ علم، نہ عقل۔ گو یہ چیزیں بھی ساتھ ساتھ کام کرتی ہیں لیکن اخلاص پہلی اور بنیادی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول پہلی اور بنیادی چیز ہے۔ اور جب ذاتی مفادات اور عُہدوں اور اَناؤں سے اونچا ہو کر سوچیں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ مسجد بشارت پیدرو آباد کی برکت بھی ہمیں نظر آئے گی اور مسجد بیت الرحمن ویلنسیا کی تعمیر کے خوش کن نتائج بھی ہم دیکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنے والے مہمانوں میں ویلنسیا کی اسمبلی کے سپیکر بھی تھے۔ یہ کہیں گئے ہوئے تھے، شاید میڈرڈ گئے ہوئے تھے۔ یہاں رہنے والے جانتے ہی ہیں کہ کتنا فاصلہ ہے۔ ٹرین پر بھی تقریباً دو گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ اُن کو آنے میں دیر ہوگئی تو اُن کے سٹاف نے یہ کہہ دیا کہ وہ نہیں آ سکتے۔ لیکن وہ پروگرام سے ایک گھنٹہ پہلے یہاں سٹیشن پر پہنچے اور اپنے ڈرائیور کو کہا کہ سیدھے مسجد چلو۔ اپنے کسی سرکاری کام سے گئے ہوئے تھے۔انہوں نے مجھے بتایا کہ آج وزیرِ خارجہ کے ساتھ کوئی میٹنگ تھی، مَیں دوپہر وہاں گزار کے آیا ہوں۔ لیکن پھر بھی انہوں نے مسجد کے پروگرام کو اہمیت دی اور سیدھے یہاں تشریف لائے۔ پہلے ان کا خیال تھا کہ یہاں آدھا گھنٹہ بیٹھوں گا اور پھر چلا جاؤں گا۔ لیکن پھر کافی دیر بیٹھے، بڑی دلچسپی سے باتیں سنیں، باتیں کیں اور کہنے لگے کہ اسلام کی تعلیم بڑی خوبصورت ہے جو تم نے بیان کی ہے۔ اسی طرح کئی اور لوگ بھی تھے جو یہاں آئے ہوئے تھے۔ سیاست دان تھے، وکیل تھے، ڈاکٹر تھے، ممبر آف پارلیمنٹ تھے تو سب نے بڑا اچھا تأثر لیا۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ پہلا فنکشن تھا جو سپین کی جماعت نے اس پیمانے پر آرگنائز کیا اور 108 کے قریب یہ سپینش افراد تھے جو یہاں آئے ہوئے تھے۔ ہمسائے جو پہلے یہاں مسجد بنانے کے مخالف تھے، اُن میں سے بھی کئی آئے ہوئے تھے۔ اُن میں بعض کو اگر کوئی شبہات تھے تو میری تقریر کے بعد وہ دُور ہو گئے۔ جن کا اُس وقت انہوں نے اظہار بھی کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں نے جو آیات تلاوت کی ہیں سورۃ آل عمران کی کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو جو یَدۡعُوۡنَ اِلَی الۡخَیۡرِ کرنے والی ہو، جو بھلائی کی طرف بلانے والی ہو۔ پس جو جماعت بھلائی کی طرف بلائے اور نیکیوں کی تلقین کرے اور برائیوں سے روکے اور یہ جماعت سب سے پہلے مبلغین اور مربیان کی جماعت ہے۔ وہ پہلے مخاطب ہیں۔ کیونکہ آپ مربیان کو خلیفۂ وقت نے تربیت کے لئے اور تبلیغ کے لئے اپنا نمائندہ بنا کر یہاں بھی اور دنیا میں بھی بھیجا ہے۔ آپ وہ واعظ ہیں جو نصیحت کرتے ہیں، جو یہ بات دنیا کو بتا رہے ہیں کہ اگر نجات چاہتے ہو تو حبل اللہ کو پکڑ لو۔ اگر دنیا و آخرت سنوارنا چاہتے ہو تو محبت، پیار اور بھائی چارے کو فروغ دو۔ اگر خود مربیان اور مبلغین اعلیٰ معیار قائم نہیں کریں گے تو دنیا کو کس طرح نصیحت کریں گے۔ مربیان کا کام جماعت کی تربیت بھی ہے اور تبلیغ بھی۔

پس دونوں کاموں کے لئے بلند حوصلہ ہونا اور بلند حوصلہ دکھانا بہت ضروری ہے۔ صبر کے اعلیٰ معیار قائم کرنے بہت ضروری ہیں۔ اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنا اور کروانا بہت ضروری ہے۔ اپنے قول و فعل میں مطابقت رکھنا بہت ضروری ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا، مربیان جماعت کی دینی اور روحانی ترقی کے لئے خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں۔ پس اس نمائندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ سخت حالات بھی آئیں گے۔ بعض لوگوں اور عہدیداران کے رویے ایسے بھی ہوں گے جو پریشان کریں گے۔ بعض موقعوں پر صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہوگا۔ آخر انسان انسان ہے لیکن فوراً دعا اور استغفار اور اس سوچ کو سامنے لائیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ جماعت کی تربیت کے اعلیٰ معیار بھی قائم کرنے ہیں اور بھٹکی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے بھی لے کر آنا ہے۔ جب یہ سوچ ہو گی تو کسی کی بات آپ کو اپنے مقصد کے حصول سے یا حصول کی کوشش سے ہٹا نہیں سکے گی۔ اَلۡعِزَّۃُ لِلّٰہِ ہر وقت آپ کے

سامنے رہے گا۔ آپ نے اپنی زندگیاں وقف کرنے کا جو ایک عہد کیا ہے وہ آپ کے سامنے رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور عزت ہی آپ کے سامنے رہے گی نہ کہ اپنی، تو عہدیداران کے غلط رویّوں کی برداشت آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنا رہی ہوگی۔ کیونکہ ہر قسم کے حالات میں آپ یَأۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ پر عمل کر رہے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس مربی کا کام صرف اپنے آپ کو تفرقہ سے بچانا اور آگ کے گڑھے سے دور کرنا نہیں ہے بلکہ دنیا کو بھی تفرقہ سے بچانا ہے اور آگ کے گڑھے سے دُور کرنا ہے اور یہ کام جیسا کہ میں نے کہا، قربانی کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ پھر دوسرے نمبر پر اس آیت کے تحت وہ گروہ بھی آتا ہے جو جماعتی عہدیدار ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو جماعت کی خدمت کے لئے پیش کیا۔ جماعتی عہدیداروں کے سپرد بھی ایک امانت ہے اور امانت کا حق ادا نہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آسکتے ہیں۔ یہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ تم پوچھے جاؤ گے اور امانت کا حق تبھی ادا ہوگا یا ہوسکتا ہے جب اپنے قول وفعل میں مطابقت پیدا کی جائے۔ عُہدے صرف عُہدے لینے کے لئے نہ ہوں بلکہ خدمت کے جذبے اور اخلاص و وفا کے نمونے قائم کرنے اور کروانے کے لئے ہوں۔ سَیِّدُ الۡقَوۡمِ خَادِمُھُمۡ کا ارشاد ہمیشہ پیشِ نظر ہو۔ عہدیداران کے اپنے نمونے افرادِ جماعت کو بھی نیکیوں پر قائم کرنے والے ہوں۔ اگر خود اپنے قول وفعل میں تضاد ہے تو دوسرے کو کیا اور کس منہ سے نصیحت کر سکتے ہیں۔ دوسرا تو پھر آپ کو منہ پر کہے گا کہ پہلے اپنی برائیاں درست کرو، اپنی زبان کو شستہ کرو، اپنے اخلاق کو بہتر کرو، اپنی دینی حالت کو سنوارو، اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنے کی کوشش کرو، اپنی نمازوں کو درست کرو، اپنے دنیاوی معاملات میں بھی انصاف قائم کرو، اپنی ایمانداری کے معیار بھی بڑھاؤ، جماعت کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے کے لئے ایک درد پہلے اپنے اندر پیدا کرو، یہ ہر عہدیدار کی ذمہ داری بھی ہے۔ مربیان جو خلیفہ وقت کے دینی تربیت کے لئے نمائندے ہیں، اُن کا احترام کرو۔ یہ بھی عہدیداروں کا سب سے بڑا کام ہے کہ مربیان کا احترام کریں۔ غرض اپنی ظاہری اور باطنی حالت کو اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرو۔ تب ہی تم یہ کہہ سکتے ہو کہ تم اُن لوگوں میں شامل ہو جو نیکیوں کو قائم کرنے والے اور برائیوں سے روکنے کا حق رکھتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہر سطح پر جماعت کے، ہر عہدیدار کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر صدر جماعت اور امیر جماعت کو، جو جو جہاں جہاں ہے ورنہ یہ لوگ جماعت میں تفرقہ کا موجب بن رہے ہیں۔ مربیان اور مبلغین کا سب سے زیادہ احترام، صدر جماعت اور امیر جماعت کو کرنا چاہئے اور اس احترام کی وجہ سے مربیان یہ نہ سمجھیں کہ یہ ہمارا حق ہے بلکہ اس سے اُن میں مزید عاجزی پیدا ہونی چاہئے۔ اپنے نفس کی اصلاح کی طرف مزید توجہ پیدا ہونی چاہئے۔ اور جب ہم ہر سطح پر اس کے معیار حاصل کرلیں گے تو پھر دیکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی تربیت کے مسائل بھی حل ہوں گے، بہتر ہوں گے اور تبلیغ کے میدان میں بھی ہم غیر معمولی فتوحات دیکھیں گے۔ یہ اکائی اور احترام اور اتفاق ہمارے ہر کام میں برکت ڈالے گا۔ یہ بھی واضح کردوں کہ عہدیداران کا آپس کا رویہ اور سلوک بھی ایک دوسرے کے ساتھ بہت اچھا ہونا چاہئے، معیاری ہونا چاہئے۔ یہ بھی بہت ضروری ہے اور یہ کاموں میں برکت ڈالنے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اگر پھوٹ پڑی رہے، ایک دوسرے سے اختلافات بڑھتے چلے جائیں، عزتوں اور اَناؤں کا سوال پیدا ہوتا چلا جائے، صبر اور حوصلہ کم ہوتا جائے تو پھر بہت منفی قسم کے نتائج نکلتے ہیں۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ جمعہ میں نے مسجد کی تعداد کے لحاظ سے ذکر کیا تھا۔ ٹیکنیکلی تو اتنا ہی ہے جو مَیں نے بتایا تھا لیکن مختلف ہالز میں جو capicity ہے، اس کے مطابق کم ازکم چھ سو سے اوپر نمازی یہاں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(خطبہ جمعہ کا مکمل متن اخبار بدر 20رجون 2013ء کے شمارہ نمبر ۲۵ میں شائع ہوچکا ہے۔)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر واپس تشریف لے آئے۔

مراکش کے جماعتی وفد کی ملاقات

پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمن ویلنسیا تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

سپین کے ہمسایہ ملک مراکش سے دو افراد پر مشتمل وفد پہنچا تھا جن میں ایک صدر جماعت مراکش تھے۔ اس وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اور وہاں کے جماعتی حالات کی مناسبت سے مختلف امور پیش کرکے رہنمائی حاصل کی۔ حضور انور نے اس وفد کو ہدایات فرمائی کہ اصحاب کہف کی طرح حکمت سے کام کریں۔ وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مراکش کے مختلف شہروں اور علاقوں میں جماعت کے قیام اور پروگراموں کے حوالہ سے رپورٹ بھی پیش کی اور ہدایات حاصل کیں۔

حضور انور نے صدر صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ مراکش کے ہر احمدی کو میرا سلام پہنچائیں۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

مراکش کے وفد کی ملاقات کے بعد پروگرام کے مطابق فیملیز وانفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اِس سیشن میں 21 فیملیز کے 70 افراد اور 18 راحباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی بھی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز سپین کی جماعتوں بارسلونا، میڈرڈ، پیدرو آباد، ویلنسیا اور ناول کارنیرو (Naval Carnero) سے آئی تھیں۔ اس کے علاوہ ملاقات کرنے والوں میں فرانس اور پرتگال سے آنے والے افراد بھی شامل تھے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 9 بج کر 40 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمن میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

6راپریل بروز ہفتہ 2013ء:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر مسجد بیت الرحمن میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

Alcante کا سفر

آج پروگرام کے مطابق ریجن ویلنسیا (Valencia) میں Alcante کے علاقہ میں اُن پہاڑی علاقوں کا سفر تھا جو آج سے چار صدیاں قبل مسلمانوں کا مسکن ہوا کرتے تھے۔ عیسائی ظالم بادشاہوں نے لاکھوں مسلمانوں کو ظالمانہ طریق سے شہری علاقوں سے نکال کر ان پہاڑی علاقوں میں محصور کر دیا تھا اور پھر یہاں سے انتہائی ظلم کے ساتھ ان کو قتل بھی کیا گیا اور ملک بدر بھی کیا گیا۔

1609ء کا وہ سال تھا جب ان پہاڑوں پر آباد نہتّے مسلمانوں پر قیامت ٹوٹی اور ان کا وجود اس علاقہ سے بلکہ سپین سے کلیۃً ختم کر دیا گیا۔

ان پہاڑی علاقوں کے سفر کے لئے صبح ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے روانہ ہوئے۔ سفر کا پہلا حصّہ موٹروے کے ذریعہ تھا۔ اس کے بعد ان پہاڑی علاقوں کا سفر تھا جہاں راستہ کٹھن اور مشکل تھا اور چھوٹی تنگ سڑک بل کھاتی ہوئی ان پہاڑوں تک لے جاتی ہے۔ اور پھر ایک وادی سے دوسری وادی میں داخل ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس سفر میں سپین سے تاریخ کے ایک پروفیسر Mr. Girones بھی ساتھ تھے۔ جونہی راستہ پہاڑی علاقوں میں داخل ہوا اور جگہ جگہ آبادیاں آنے لگیں تو پروفیسر صاحب نے ساتھ ساتھ یہاں کی تاریخ اور دردناک حالات بتانے شروع کئے۔

پروفیسر صاحب نے بتایا کہ یہ مسلمان لوگ انتہائی کسمپرسی کی حالت میں ان علاقوں میں رہے۔ ان پہاڑی علاقوں میں ان پناہ گزینوں نے Terrace System کی طرز پر کاشتکاری کی۔ اس نظام کے تحت پہاڑی ڈھلوان پر جگہ جگہ حد بندیاں کرکے منزل بمنزل سیڑھیوں کی طرح کھیت بنائے جاتے ہیں۔ یہ سارا علاقہ اسی طرح کے کھیتوں سے بھرا ہوا ہے جو سب کے سب مسلمانوں نے اپنے دور میں تیار کئے تھے۔ بعض جگہ تو پہاڑی کے نچلے حصّہ سے لے کر پہاڑی کی چوٹی تک بیس سے پچیس منازل پر مشتمل یہ کھیت ہیں۔

پروفیسر صاحب نے بتایا کہ ستمبر 1609ء میں اس علاقہ سے لاکھوں مسلمانوں کو نکال دیا گیا۔ اور یہ عام اعلان کیا گیا کہ مسلمانوں کے گھروں اور ان کی تمام جائیدادوں کے مالک عیسائی ہوں گے۔ وہ جو چیز چاہیں لے لیں، اس پر قبضہ کریں۔ اگر کسی مسلمان نے اپنا گھر یا کوئی املاک جلانے کی کوشش کی تو اسے سزائے موت دی جائے گی۔

مسلمانوں کو بندرگاہ پر لے جایا گیا اور سب سے پہلے جن مسلمانوں کو ملک بدر کیا گیا انہیں جنوبی افریقہ بھیجا گیا۔ ان مظلوم مسلمانوں کو بحری قزّاقوں نے بھی لوٹا اور جہاں جہاں پہنچے وہاں کی قوموں نے بھی لوٹا اور ان پر ظلم کئے۔ اس ملک بدری کے دوران ساحل سمندر تک جاتے جاتے بہت سے مسلمانوں، مرد وخواتین نے راستے کی دشواریوں، کٹھن پہاڑی سفروں اور خوراک کی کمی کے باعث راستہ میں ہی دم توڑ دیا۔ بعضوں نے ساحل سمندر پر پڑے پڑے اپنی جان گنوا دی، پہاڑی سفروں کی وجہ سے زخموں سے چُور اور پھر بیماریوں نے آن گھیرا۔

پروفیسر صاحب نے بتایا کہ بعض تاریخ دانوں نے تو یہ بھی لکھا ہے کہ بحری جہازوں میں بٹھا کر چند میل سمندر کے اندر جاکر مسلمانوں کو سمندر کے اندر پھینک دیا جاتا۔ کیونکہ عیسائی فوج کے پاس بہت کم جہاز تھے جن کی مدد سے وہ مسلمانوں کو کسی دوسرے ملک پہنچاتے۔

پروفیسر صاحب نے بتایا کہ انتہائی ظالمانہ طریق سے عیسائی فوجوں نے مسلمانوں کے بچوں کو ان سے چھین لیا اور اغوا کرلیا اور اپنے گھروں میں غلام بنا کر رکھا اور ان کے والدین کو یا تو قتل کر دیا گیا یا سمندر میں پھینک دیا گیا یا پھر ملک بدر کر دیا گیا۔ اور مسلمان خواتین کو یہ بھی ظلم سہنا پڑا کہ جب عیسائی فوج ان کے گھروں پر حملہ آور ہوئی تو مسلمان خواتین اپنی عزّتیں بچانے کی خاطر اپنے چھوٹے بچوں کے ساتھ پہاڑیوں سے کود گئیں اور سنگلاخ پتھروں سے ٹکرا کر ان کے جسم بکھر گئے۔

یہ سارا علاقہ اور پہاڑوں پر جگہ جگہ آبادیاں مسلمانوں کی یاد دلاتی ہیں اور ان پر ہونے والے مظالم کے تصوّر سے انسان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

Valle De Allcala کا وزٹ۔

میئر کی طرف سے استقبال

آج سفر کی منزل ایک قصبہ "Valle De Alcala" تھا یعنی اس قصبہ کا نام ہی ''قلعہ'' ہے۔ یہ بھی سارا گاؤں مسلمانوں کا تھا۔ اس گاؤں سے دو تین کلومیٹر کے فاصلے پر مسلمانوں کے گھروں کے آثار اور باقیات ہیں جو چار صدیاں گزر جانے کے بعد بھی ابھی تک محفوظ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قریباً دو گھنٹے دس منٹ کے سفر کے بعد ایک بجکر 40 منٹ پر اس گاؤں پہنچے۔ علاقہ کے میئر اپنے ٹاؤن ہال، دفتر سے باہر کھڑے حضور انور کے منتظر تھے۔

میئر Juan Jose Sendra صاحب نے حضور انور کو یہاں آنے پر خوش آمدید کہا اور پرتپاک استقبال کیا اور حضور انور سے درخواست کی کہ حضور انور اندر تشریف لائیں اور ان کی ''Book of Honor'' میں اپنے ریمارکس لکھیں اور دستخط کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میئر صاحب کی درخواست پر ان کے دفتر میں تشریف لے گئے اور فرمایا ابھی میں نے آپ کا یہ ٹاؤن تو دیکھا نہیں ہے لیکن سفر کے دوران یہ سارا علاقہ دیکھ لیا ہے۔

Book of Honor میں

حضور انور کا پیغام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میئر کی خاص درخواست پر کہ ''اردو'' زبان میں لکھا جائے اردو زبان میں درج ذیل تحریر لکھی۔

''بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجھے خوشی بھی ہے اور جذباتی کیفیت بھی ہے کہ میں آج اس علاقے میں آیا ہوں۔ جہاں مسلمانوں کو مجبور کرکے رکھا گیا اور پھر یہاں سے انہیں زبردستی نکالا گیا۔ ان کے بچوں کو چھین لیا گیا۔ جن کی پرورش پھر عیسائی گھرانوں میں ہوئی۔ آج ایک مسلمان کی حیثیت سے اس علاقے میں آکر یہاں کے اس وقت کے لوگوں اور خاص طور پر میئر صاحب کے خوشدلانہ

استقبال سے یہ امید ہے کہ انشاء اللہ اب یہاں مسلمانوں کو ہمیشہ خوشدلی سے خوش آمدید کہا جائے گا۔ میں میئر صاحب کا خاص طور پر شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزاء دے۔

مرزا مسرور احمد

امام جماعت احمدیہ عالمگیر

خلیفۃ المسیح الخامس 6.4.13

بعد ازاں ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب نے حضور انور کی تحریر کا سپینش ترجمہ میئر صاحب کو بتایا اور کہا کہ سپینش ترجمہ آپ کو لکھ کر بھی بھجوا دیں گے۔

میئر نے کہا کہ بہت صدیاں گزری ہیں یہ سارا علاقہ مسلمانوں کا تھا۔ یہ سارے قصبات، آبادیاں مسلمانوں کی تھیں۔ آج حضور اُس علاقہ میں آئے ہیں جو مسلمانوں کا علاقہ رہا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ میئر صاحب بھی مسلمانوں کی ہی اولاد ہوں میئر صاحب نے جس طرح میرا استقبال کیا ہے اور بہت محبت سے پیش آئے ہیں لگتا ہے کہ اندر بھی مسلمانوں کا خون ہے۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے ''مسلم'' کے لفظ کا استعمال کیا ہے۔ مسلمان کے لفظ کا استعمال صرف اسلام کے ساتھ ہی مخصوص نہیں ہے۔ مسلمان کا لفظی مطلب یہ ہے کہ امن قائم کرنے والا ،امن دینے والا، دوسروں کے لئے امن وسلامتی کا موجب۔

حضور انور نے فرمایا: حقیقی مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے ہر وہ شخص جو امن پسند ہے محفوظ رہتا ہے۔ میرے نزدیک جو امن پسند لوگ ہیں وہ بھی ان معنوں کی رو سے مسلمان ہیں اور اگر کوئی مسلمان کہلاتا ہے لیکن امن قائم نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں ہے۔

میئر نے کہا کہ حضور کا امن کا پیغام اور پھر امن کے قیام کے لئے کوشش بہت اہم ہیں۔

میئر کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا: آج کا یہ سفر دور کے علاقہ کا تھا اور چکروں والا تھا۔ لیکن یہاں آ کر، مسلمانوں کے علاقہ میں آ کر اور یہاں میئر سے مل کر جو تھوڑی بہت تھکاوٹ تھی وہ دور ہوگئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: سپین میں، مَیں پہلے بھی آچکا ہوں۔ اب میرا یہ تیسرا سفر ہے۔ مجھے پتہ ہوتا کہ یہاں یہ مسلمانوں کا علاقہ ہے اور ان کے آثار یہاں باقی ہیں اور ایسے خوبصورت، ملنسار انسان یہاں رہتے ہیں تو میں پہلے ہی یہاں آ جاتا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور میئر عمارت سے باہر تشریف لے آئے۔ میئر نے بتایا کہ ان کی کونسل کی اس عمارت کے ساتھ والی جو عمارت ہے وہ مسلمانوں کی مسجد تھی جسے اب چرچ میں تبدیل کیا جاچکا ہے۔ اس مسجد کے باہر اس وقت کے ایک مسلمان بادشاہ اس علاقہ کے حاکم Azraq کا نام بھی لکھا ہوا ہے اور قریب ہی اس کے سر کا مجسمہ بھی بنایا ہوا ہے۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام اسی قصبہ ''القلعہ'' کے ایک ریسٹورنٹ Casa Rural میں کیا گیا تھا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد اس ریسٹورنٹ کے ایک ہال میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ یہ ریسٹورنٹ اس مسجد کے سامنے تھا جو اب چرچ بن چکی ہے۔ حضور انور نے پروفیسر Girones صاحب سے دریافت فرمایا کہ یہ ریسٹورنٹ جو ایک بڑی کھلی اور کشادہ عمارت ہے۔ یہاں مسلمانوں کے کسی حاکم یا بادشاہ کا گھر معلوم ہوتی ہے۔ اس پر پروفیسر نے بتایا کہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ کیونکہ مسلمان بادشاہ اور حاکم اس جگہ قیام کرتے تھے جہاں پانی قریب ہو تو یہاں اس عمارت کے پاس ہی پہاڑی کے چشمہ سے آنے والا پانی بہہ رہا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ باہر تشریف لائے اور مسجد اور اردگرد کے مکانات وغیرہ کی تصاویر اپنے کیمرہ سے بنائیں۔

Despoblats De Adzuvienta کا وزٹ مسلمانوں کے گھروں کے 400 سال پرانے کھنڈرات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے دواڑھائی کلومیٹر دور جگہ Despoblats De Adzuvienta تشریف لے گئے جہاں مسلمانوں کی باقیات ہیں اور ان کے ویران گھر موجود ہیں۔

ایک جگہ پر اکٹھے یہ سترہ گھر ہیں جہاں 17 فیملیز مقیم تھیں۔ یہ وہ گھر ہیں جن کو مسلمانوں نے 1600ء میں تعمیر کیا تھا اور چار صدیاں گزر جانے کے بعد اب بھی موجود ہیں۔ ان گھروں کی چھتیں اور دروازے نہیں ہیں۔ یہ عیسائیوں نے اکھیڑ کر استعمال کر لئے تھے۔ بعض گھروں کی دیواریں چھتوں تک موجود ہیں۔ بعض کا کچھ حصّہ گرا ہوا ہے۔ یہ وہی گھر ہیں جن سے مسلمان 1609ء میں نکالے گئے تھے اور انہی گھروں میں ان کے بچوں کو عیسائیوں نے اپنے قبضہ میں کر لیا تھا اور اپنا غلام بنالیا تھا۔

ان گھروں کے چپہ چپہ پر، در و دیوار پر، المناک، دل کو ہلا دینے والی داستانیں رقم ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان اجڑے ہوئے گھروں میں تشریف لے گئے۔ کبھی ایک گھر میں قدم رکھتے تو کبھی دوسرے گھر میں ایک دروازہ سے داخل ہوتے تو دوسرے دروازہ سے باہر نکلتے۔ گری ہوئی دیواروں پر قدم رکھتے ہوئے مختلف گھر دیکھے۔ غریب مسلمانوں کے یہ گھر ایسے تھے کہ یہاں بعد میں ان کو ٹھیک کر کے کسی نے رہنا گوارا نہیں کیا اور یہ اجڑی ہوئی ویران بستی آج بھی اپنے مکینوں کی یاد میں آنسو بہاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے کیمرہ سے ان گھروں کی تصاویر بنائیں اور محمد احمد ناصر صاحب (انچارج سیکورٹی) کو فرمایا کہ اس گھر کی اونچی دیوار ہے اس پر کھڑے ہو کر آذان دیں۔ پھر حضور انور نے ایم ٹی اے ٹیم کے عرب ممبر منیر عودہ صاحب سے فرمایا کہ یہاں ان گھروں سے عربوں کو نکالا گیا تھا۔ آپ عرب ہیں، آپ بھی ایک گھر کی دیوار پر کھڑے ہو کر آذان دیں۔ یوں خدا تعالیٰ کی خاص تقدیر کے تحت چار صدیاں گزرنے کے بعد ایک بار پھر اس بستی میں اللہ اور اس کے رسول کا نام بلند ہوا اور آذان کی آواز اس وادی میں گونجی۔

اذان کے دوران ایک عجیب واقعہ رونما ہوا کہ اس جگہ بادل کے ایک ٹکڑے سے تیس سیکنڈ سے بھی کم وقت میں اولے گرے۔ یہ منظر دیکھتے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہامی مصرعہ پڑھا۔

''پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن''

حضور انور کی اس بستی میں آمد سے اور یہاں مبارک قدم پڑنے کی وجہ سے روحانی بہار بھی آئی ہوئی تھی اور پھر ظاہری طور پر بھی یہ بہار کا موسم تھا جو یقیناً آئندہ کی عظیم الشان کامیابیوں اور فتوحات کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ۔

یہ الہام 5رمئی 1906ء کا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب ''حقیقۃ الوحی'' میں یہ الہام درج فرماتے ہوئے اس کے مختلف معانی بیان فرمائے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ: '''' ثلج'' کا لفظ عربی ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے اور شدّت سردی کا موجب ہو جاتی ہے...... دوسرے معنی اس کے عربی میں اطمینان قلب حاصل کرنا ہے۔ یعنی انسان کو کسی امر میں ایسے دلائل اور شواہد میسر آجائیں جن سے اس کا دل مطمئن ہو جائے...... اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی امر میں پوری تسلّی اور سکینت پالیتا ہے تو اس کے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 471)

پروفیسر صاحب نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ یہاں مسلمان آباد تھے اور ان کا ہی یہ علاقہ ہے۔ اب آپ لوگ جو مسلمان ہیں یہاں آ گئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ مسلمان یہاں واپس آئیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''ہمارا پہلا قدم آ گیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اس پہلے مبارک قدم کے جلو میں مسیح محمدیؑ کے پروانوں کے ہزاروں قدم یہاں پڑیں گے جو اس بستی کو بھی اور اس سارے علاقہ کو بھی اسلام کے نور سے بھر دیں گے اور ایک دفعہ پھر یہاں کے چپّہ چپّہ سے اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوں گی اور دن رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے گا اور ہرسُو اسلام کا بول بالا ہوگا۔

پانچ بجکر بیس منٹ پر یہاں سے واپس جانے کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اپنی قیامگاہ پر تشریف آوری ہوئی۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمن تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم عبدالصبور نعمان صاحب مبلغ انچارج نے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس دوران تشریف فرما رہے۔ یہ نکاح عزیزہ Fatouma Kinteh صاحبہ بنت مکرم Musa Kinteh صاحب کا عزیزم Bakary ابن مکرم Lamin Makalo Makalo صاحب کے ساتھ طے پایا تھا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

7 اپریل بروز ہفتہ 2013ء:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر مسجد بیت الرحمن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت سپین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمن تشریف لائے اور ''نیشنل مجلس عاملہ جماعت سپین'' کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

جنرل سیکرٹری نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ سپین میں چار جماعتیں ہیں۔ ویلنسیا، بارسلونا، میڈرڈ اور پیدرو آباد۔ ان میں سے پہلی تین Active ہیں۔ ان جماعتوں سے ماہانہ رپورٹ باقاعدہ تو نہیں آتی لیکن یاد دہانی کروانے سے مل جاتی ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنی تجنید کو مکمل کریں۔ کوئی احمدی بھی ایسا نہ ہو جو آپ کی تجنید میں شامل نہ ہو خواہ کوئی کمزور احمدی ہے، وہ بھی تجنید میں شامل ہونا چاہیے۔ اسی طرح نومبائعین کو بھی باقاعدہ اپنی تجنید میں شامل کریں اور جماعت کا فعال حصّہ بنائیں اور اپنے پروگراموں میں شامل کریں۔

سیکرٹری تعلیم نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کو دو حصّوں میں تقسیم کر کے امتحان لیا جارہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بچوں کی پڑھائی، تعلیم کے معاملات میں ان کا مکمل ریکارڈ آپ کے پاس ہونا چاہیے۔ کل کتنے طلباء ہیں؟ کتنے سکول جا رہے ہیں؟ کتنے کالج اور یونیورسٹی میں ہیں؟ اور کس کس مضمون میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور کس لیول پر ہیں؟ جو اخراجات نہ ہونے کی وجہ سے نہیں پڑھ رہے ان کی تعداد کیا ہے؟ یہ سارا ریکارڈ آپ کے پاس ہونا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا: سیکرٹری تعلیم کی یہ بھی ذمّہ داری ہے کہ وہ طلباء کو Encourage کریں کہ وہ تعلیم حاصل کریں۔ یہ نہیں کہ سیکنڈری سکول سے فارغ ہوئے تو کام شروع کر دیا۔ آگے مزید تعلیم حاصل کرنی چاہیے۔ کالج جائیں اور پھر یونیورسٹی۔ اور یہ ریکارڈ بھی ہونا چاہیے کہ طلباء کالج، یونیورسٹی جا کر کونسی فیلڈ اختیار کر رہے ہیں۔ کن مضامین کا انتخاب کر رہے ہیں۔ یہ سارا ریکارڈ اور طلباء کا بائیو ڈیٹا (Bio Data) آپ کے پاس مکمل ہونا چاہیے۔ پس اس طریق سے اپنا ریکارڈ تیار کریں۔

سیکرٹری وقف جدید نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وقف جدید میں شامل افراد کی تعداد 393 ہے اور گیارہ ہزار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَكَانَكَ

الہام حضرت مسیح موعودؑ

Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman

ALLADIN BUILDERS

Please contact for quality construction works in Qadian

Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 7837211800, +91 8712890678

Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

پانچصد یورو کا وعدہ ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کی تجنید تو زیادہ ہے۔ کوشش کر کے چندہ دہندگان کی تعداد بڑھائیں۔

انچارج صاحب شعبہ رشتہ ناطہ نے بتایا کہ فہرست کے مطابق لڑکوں کی تعداد دس ہے اور اس سال کوئی رشتہ طے نہیں ہوا۔

حضور انور نے فرمایا: لجنہ کی مدد سے لڑکیوں کے کوائف بھی حاصل کریں۔ یہ کوائف ہوں گے تو رشتے تجویز کریں گے۔ انچارج شعبہ نے بتایا کہ لڑکوں کی یہ فہرست بعض یورپین ممالک کو اور مرکز کو بھی بھجوائی ہوئی ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مرکز اس سلسلہ میں ان کی مدد کرے۔

سیکرٹری مال کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مسجد کی تعمیر کے لئے آپ نے جو وعدے لے لئے تھے وہ تو وصول کریں۔ اس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ 63300 یورو کے وعدے تھے۔ جن میں سے 51497 یورو کی ادائیگی ہو چکی ہے۔ حضور انور نے فرمایا جو رقم باقی رہ گئی ہے وہ بھی وصول کریں۔

سیکرٹری مال نے بتایا کہ ہمارا بجٹ ایک لاکھ 71 ہزار یورو کا ہے اور سالانہ اخراجات دو لاکھ 53 ہزار یورو ہیں۔ جو کمی ہے وہ مرکز سے بطور گرانٹ آتی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کے پاس کمانے والے احباب کی فہرست ہونی چاہیے۔ کتنے لوگ ہیں جو کام کر رہے ہیں۔ ملازمت کرتے ہیں۔ کتنے ہیں جو مختلف کاروبار کر رہے ہیں۔ کتنے تاجر پیشہ ہیں۔ کتنے سٹال لگانے والے ہیں اور کتنے باغات وغیرہ میں کام کرتے ہیں۔ اور ان کی سب کی آمدنی کیا ہے۔ یہ فہرست اور یہ سارے فگرز آپ کے پاس ہوں گے تو آپ اپنا صحیح بجٹ بنائیں گے۔ اگر فہرست ہی نہیں ہے تو کس طرح چندہ لیں گے، کس معیار پر لیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: اپنی سستیاں دور کریں، کم از کم صحیح حقائق تو آپ کے سامنے ہونے چاہئیں۔ جب تک آپ ہر جماعت کے لیول پر لوگوں کی آمدنی کی معلومات نہیں لیتے تو آپ صحیح بجٹ کس طرح بنائیں گے۔

سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ ہماری تعداد کم ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا تعداد کم ہے تو آپ کو زیادہ آرگنائز ہونا چاہیے۔

سیکرٹری جائیداد نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت ہمارے پاس دو جائیدادیں ہیں ایک مسجد بشارت پیدرو آباد اور دوسری مسجد بیت الرحمن ویلنسیا۔ دونوں کا مکمل ریکارڈ ہمارے شعبہ کے پاس محفوظ ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ سارے کاغذات اور ان جائیدادوں کے حوالہ سے ڈاکومنٹس مکمل ہیں۔

سیکرٹری وقف نو نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ واقفین نو کی کل تعداد 73 ہے جس میں سے 39 لڑکے اور 34 لڑکیاں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو پندرہ سال سے اوپر ہیں کیا انہوں نے اپنا وقف کا فارم پر کر دیا ہے؟ جنہوں نے ابھی تک فارم نہیں بھرا اُن کو فون پر یاد دہانی کروائیں۔ اور پھر جنہوں نے فارم نہیں بھرا ان کی فہرست مرکز میں بھیج دیں تا کہ میں ان کا نام وقف سے خارج کر دوں۔

حضور انور نے فرمایا: جو واقفین نو اس وقت چھوٹی عمر کے ہیں ان کی ابھی سے اس طرح تربیت کریں کہ وہ وقف کے معیار پر قائم رہیں۔

حضور نے فرمایا: **21 سال کی عمر تک کے بچوں کا نصاب شائع ہو چکا ہے منگوا لیں اور جو اس عمر کے بچے ہیں انہیں یہ نصاب پڑھائیں۔**

سیکرٹری تعلیم القرآن وقف عارضی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگ وقف عارضی کرتے ہیں۔ وقف عارضی کی تحریک کیا کریں۔ اپنی عاملہ کے ممبران کو کہیں کہ وقف عارضی کریں۔ وقف عارضی کا ریکارڈ آپ کے پاس ہونا چاہیے اور آپ کو اس کا علم ہونا چاہیے۔ جو اپنے طور پر پروگرام بنا کر چلا گیا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے وقف عارضی کی ہے تو یہ وقف عارضی نہیں ہے۔ جو بھی آپ کے شعبہ کے ذریعہ باقاعدہ نظام کے تحت وقف عارضی پروگرام میں شامل نہیں ہوتا اور آپ کے سسٹم میں نہیں آتا، اس کا وقف عارضی شمار نہیں ہوگا۔ کیونکہ نظام کی خلاف ورزی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: **کوئی شخص بھی جو متعلقہ شعبہ کے نظام سے گزر کر کام نہیں کرتا وہ نہ کام کرنے والوں میں شمار ہو گا۔ اگر کوئی شخص چندہ اپنی جماعت میں دینے کی بجائے نظام سے ہٹ کر کسی اور جگہ دیتا ہے تو اس سے چندہ نہیں لیا جاتا۔ ہر چیز نظام کے تابع ہونی چاہیے۔**

سیکرٹری امور عامہ و سیکرٹری صنعت و تجارت نے بتایا کہ ملازمت اور کام کے سلسلہ میں تین افراد کی رہنمائی کی گئی اور اب ان تینوں نے کام شروع کر دیا ہے۔

جھگڑوں کے حوالہ سے سیکرٹری امور عامہ نے بتایا کہ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جھگڑے کم ہیں۔ اس لئے اس حوالہ سے زیادہ کام نہیں ہے۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ میں اس سال ملک میں رہا نہیں ہوں۔ تو اس پر حضور انور نے فرمایا آپ رہے نہیں ہیں تو پھر تربیت کس نے کرنی ہے۔ جو بھی آپ کا اسسٹنٹ یا قائمقام تھا اس کا فرض تھا کہ کام جاری رکھتا۔ شعبہ تربیت کا یہ کام ہے کہ وہ نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائے، جو کمزور ہیں ان کا مسجد سے رابطہ ہو، پھر قرآن کریم کی روزانہ تلاوت ہے، اس کی طرف توجہ ہو، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی کتب مطالعہ کی طرف توجہ ہو۔ یہ سب آپ کے کام ہیں۔ آپ کی ذمّہ داری ہے۔

''سیکرٹری وقف جدید برائے نو مبائعین'' کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ نو مبائعین کی تربیت کا انتظام ہونا چاہیے اور ان سے مستقل رابطہ رہنا چاہیے۔ جو بھی آپ کے پاس فہرستیں ہیں وہ صدر ان جماعت کو دیں اور جماعتوں میں جو سیکرٹری وقف جدید نو مبائعین ہیں ان کے پاس بھی نو مبائعین کا ریکارڈ ہونا چاہیے تا کہ وہ اپنی جماعتوں میں ان سے رابطہ کر سکیں اور ان کو اپنے تربیتی پروگراموں میں شامل کر سکیں۔ اس طرح جو نو مبائع انصار ہیں یا خدام ہیں یا لجنہ کی ممبر ہیں تو اس کے مطابق یہ تینوں علیحدہ علیحدہ فہرستیں ذیلی تنظیموں کو بھی مہیّا ہونی چاہئیں تا کہ وہ بھی ان کی تربیت کر سکیں اور اپنے نظام اور پروگراموں میں شامل کریں۔

''سیکرٹری امور خارجہ'' سے حضور انور نے فرمایا کہ اسائلم سِیکرز کے لئے کیا کرتے ہیں؟ فرمایا: حکومت سے رابطہ رکھیں، تعلقات بڑھائیں، ججز سے رابطہ ہو اور ان کو رپورٹس مہیّا ہوں، وکیلوں سے رابطے ہوں اور ریفیوجی ڈیپارٹمنٹ سے رابطے ہوں اور ان کو ماہانہ پرسی کیوشن (Persecution) کی رپورٹ مہیا کریں جو مرکز سے آپ کو باقاعدہ موصول ہوتی ہے۔ اس کا سپینش زبان میں ترجمہ کر کے ان سب کو مہیا کیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: جو دوسرے خاندان یہاں آئے ہیں انہوں نے تو اپنی برادریوں کو یہاں لا کر لاکھوں میں کر لیا ہے۔ لیکن آپ لوگوں کی اس طرف توجہ نہیں ہے۔ پہلے ہی محدود تعداد ہے اور پھر باہر سے یہاں آ کر آباد ہونے والے بھی بہت کم ہیں۔

''سیکرٹری سمعی و بصری'' نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ سال ہم نے ڈاکومنٹری پروگرام تیار کر کے بھجوائے تھے لیکن وہ نشر نہیں ہوئے۔ غالباً معیار اچھا نہ تھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اچھے معیاری پروگرام بنا کر بھجوائیں۔ حضور انور نے سیکرٹری سمعی و بصری سے فرمایا کہ آپ واقفِ نو ہیں وہاں لندن آ کر ایک ہفتہ گزاریں اور وہاں دیکھیں کہ کس طرح پروگرام تیار کرتے ہیں۔ کیا سٹینڈرڈ ہے۔ وہاں سیکھیں اور پھر اس معیار کے مطابق پروگرام تیار کر کے بھجوائیں۔

سیکرٹری تبلیغ کو حضور انور نے فرمایا کہ بہت سست کام ہو رہا ہے۔ آپ دو لاکھ لیف لیٹس تقسیم کر چکے ہیں تو اب جو دوسرا لیف لیٹ ہے احمدیت کا پیغام ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد ہے، اس کا ذکر ہے، یہ بھی تیار کر کے تقسیم کریں اور ان سب کو دیں جن کو پہلا لیف لیٹ دیا ہے۔ اسی طرح آپ کو کانفرنس، سیمینارز کرنے چاہیے تھے۔ اس میں بڑے لوگوں کو، حکام کو، حکومتی افراد کو بلاتے اور دوسرے مختلف لوگوں کو دعوت دیتے خواہ کم تعداد ہی آتی، کم از کم جو آتے ان سے رابطہ اور تعلقات بڑھتے۔ ایسے پروگرام قرطبہ، میڈرڈ اور ویلنسیا میں کریں۔ یہاں مسجد بیت الرحمن میں پروگرام کریں۔ مناسب جگہوں پر ہوٹلوں میں بھی کریں۔ دس بیس یہاں بھی آ جائیں تو ٹھیک ہے۔ ایک تعارف اور تعلق بن جائے گا۔ اس طرح اپنے رابطے بڑھائیں۔

سیکرٹری اشاعت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت نو کتب کا ترجمہ سپینش زبان میں ہو چکا ہوا ہے۔ جن میں قرآن کریم کے علاوہ، اسلامی اصول کی فلاسفی، مسیح ہندوستان میں، شرائط بیعت اور ہماری ذمّہ داریاں، نماز کی کتاب اور ''Islam's Response to Contemporary Issues'' شامل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: **چھوٹے چھوٹے پمفلٹ اور لٹریچر بھی شائع کریں۔ اسی طرح Peace کے اوپر جو لیکچر ہیں وہ بھی شائع کریں۔**

اس پر سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ نیوکلیئر وار کے بارہ میں جو حضور انور کا لیکچر تھا وہ شائع ہو چکا ہے، کیلگری مسجد کے افتتاح کے موقع پر حضور انور نے جو خطاب فرمایا تھا وہ بھی ہم سپینش ترجمہ کے ساتھ شائع کر چکے ہیں۔

کتاب ''World Crisis and the Pathway to Peace'' کا بھی سپینش زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ نظر ثانی ہو رہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: **اسے جلد شائع کریں۔ حضور انور نے فرمایا: اس میں یورپین پارلیمنٹ والا ایڈریس بھی شامل ہو چکا ہے وہ بھی ترجمہ کر کے ساتھ شائع کریں۔**

حضور انور نے فرمایا: **چھوٹے چھوٹے لٹریچر اور پمفلٹ اس طریق سے شائع کریں کہ ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا آتا رہے اور تبلیغ کا راستہ کھلتا رہے۔**

حضور انور نے **جنرل سیکرٹری** سے دریافت فرمایا کہ سال میں آپ کی عاملہ کتنی میٹنگ ہوتی ہیں؟ جس پر جنرل سیکرٹری نے بتایا کہ سال میں چھ میٹنگ ہوتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: سارے جائزوں سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی کام نہیں ہوتا اور نہ کوئی جائزہ لیا جاتا ہے۔ سب کچھ ایک ہاتھ میں ہے۔ عاملہ اس لئے بنائی جاتی ہے کہ مدد کرے۔ اس لئے نہیں بنائی جاتی کہ سال کے بعد عاملہ کو کہہ دیا جائے کہ تم تین سال کے لئے بن گئے ہو۔ اب تین سال کے بعد دیکھ لیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: عاملہ کے ممبران کو کچھ نہ کچھ اپنی ظاہری شکل بنانی چاہیے۔ کم از کم کچھ داڑھی تو ہو اور لوگوں کو یہ احساس تو ہو کہ کچھ نہ کچھ شعائر کی طرف رجحان ہے۔

حضور انور نے **مختلف جماعتی سینٹرز میں نمازوں کے بعد درس کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ درس نماز مغرب کے بعد ہونا چاہیے جب کہ لوگ زیادہ ہوتے ہیں اور اگر کسی سینٹر میں عشاء کی نماز میں حاضری زیادہ ہوتی ہے تو پھر وہاں عشاء کے بعد درس رکھیں۔**

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کی مساجد اور سینٹر میں پانچوں نمازیں باقاعدہ ہونی چاہئیں۔ نمازیں جمع کر کے پڑھتے رہیں گے تو اگلی نسل میں یہ تصوّر آ جائے گا کہ تین نمازیں ہوتی ہیں، ہم نے اپنے ماں باپ کو تین نمازیں پڑھتے دیکھا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: صدر جماعت کے لئے داڑھی رکھنا بہت ضروری ہے۔ جو دونوں صدر یہاں بیٹھے ہیں نوٹ کریں۔ سوائے اس کے کہ کسی کو کوئی بیماری ہے، الرجی ہے تو وہ زیرو نمبر کی مشین ہی استعمال کر لے۔ بہر حال عہدیداران کی داڑھی ہونی چاہیے۔ اس طرف سب توجہ دیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو صدران سست ہیں ان کو فارغ کریں۔ **صدران کی ہر ماہ کی رپورٹ آنی چاہیے کہ انہوں نے دوران ماہ کیا کام کیا ہے۔** اسی طرح ہر سیکرٹری کی طرف سے، ہر شعبہ کی طرف سے رپورٹ آنی چاہیے کہ انہوں نے دوران ماہ کیا کام کیا ہے۔ آئندہ سے یہاں جماعتوں کے صدران کی منظوری میری طرف سے ہوگی۔ امیر کی طرف سے نہیں ہوگی۔

امور خارجہ کمیٹی کے ایک ممبر نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمیں جو پرسی کیوشن (Persecution) کی ماہانہ رپوٹ موصول ہوتی ہے ہم اس سے یہاں کے حکومتی شعبوں اور ایمبیسیز کو انفارم کرتے ہیں اور اسائلم کے متعلقہ محکمہ کو بھی بھجواتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ حُکّام سے اپنا تعلق بڑھائیں۔ رابطے کریں اور پھر مستقل رابطے رکھیں۔ آپ نے تعلق رکھا ہے تو یہاں لوگ آ گئے ہیں اور ان کو یہاں قیام کی اجازت بھی مل گئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: مزاج بدل رہے ہیں، رجحان بدل رہے ہیں اب اس سے آپ لوگوں کو فائدہ اٹھانا چاہیے۔ **ہر علاقے میں لیف لیٹنگ کریں۔ اس سے احمدیت کا تعارف امن کے حوالے سے ہو جائے گا۔ بڑے لوگوں کو بھی یہ لٹریچر دیں، عوام کو بھی دیں اور تاجر پیشہ حضرات کو بھی دیں۔**

حضور انور نے فرمایا: **ٹیم ورک سے کام ہونا چاہیے،**

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

جہاں آپس میں ٹکراؤ ہو، ٹانگیں کھینچی جاتی ہوں تو وہاں پھر کام نہیں ہوتے، ٹیم ورک سے کام ہوں گے تو برکت پڑے گی۔

حضور انور نے فرمایا: **جہاں آپس میں اختلاف ہوتے ہیں امیر کا کام ہے کہ ان کو حل کرے۔ اگر نہیں حل ہوتا تو پھر مجھے لکھیں اور مجھ سے ہدایت لیں۔ اچھے کام کرنے سے جماعت کی ساکھ بنتی ہے، باتیں اور معاملے دبانے سے نہیں بنتی۔**

حضور انور نے فرمایا: **کام بھی کریں اور اپنے نمونے قائم کریں۔ اپنے نمونے قائم کریں گے تو تب لوگوں کو توجہ پیدا ہو گی۔**

نیشنل مجلس عاملہ سپین کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ بارہ بجکر تیس منٹ پر ختم ہوئی۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ سپین کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ''نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ سپین'' کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر **معتمد** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خدام الاحمدیہ کی چار مجالس ہیں، رپورٹوں کے حصول کے لئے یاددہانی کرواتا رہتا ہوں۔ خدام الاحمدیہ کا اپنا دفتر نہیں ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر امیر صاحب نے بتایا کہ ویلنسیا میں نئی تعمیر ہونے والی مسجد کے ساتھ سات دفاتر بھی بنے ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ان میں سے ایک دفتر مجلس خدام الاحمدیہ کو دے دیا جائے۔ حضور انور نے فرمایا: اب ایک دفتر آپ کو دے دیا ہے باقاعدہ آرگنائز ہو کر کام کریں۔

مہتمم تعلیم نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ الفضل سے مختلف مواضیع پر مواد لے کر خدام کو مہیّا کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم کی نمائش کے حوالہ سے بھی قائدین مجالس کو اشیاء مہیّا کی جاتی ہیں؛ مواد دیا جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: امور طلباء کا کام بھی کریں۔ یونیورسٹیوں میں لیکچرز آرگنائز کریں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ کوئی کتاب مقرر کر کے خدام سے اس کا امتحان بھی لیں۔ تمام خدام اس امتحان میں شامل ہوں۔

مہتمم اصلاح وارشاد نے بتایا کہ سیکرٹری تبلیغ سے مل کر کام کرتا ہوں۔ سکولوں میں رابطہ کر کے اسلام کے بارہ میں بات کی جاتی ہے، اسلام کی تعلیم پیش کی جاتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: مہینہ میں ایک دفعہ گاؤں میں جائیں اور پمفلٹس تقسیم کریں۔ تبلیغی پروگرام بنائیں، مختلف علاقوں کا انتخاب کر کے وہاں تبلیغی پروگرام کریں۔ رابطے اور تعلق بڑھائیں، کام کریں اور بیعتیں کروائیں۔

مہتمم تجنید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ سپین میں خدام کی تجنید 129 ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اپنی تجنید کو گراس رُوٹ لیول پر مکمل کریں۔ جو خدام پیچھے ہٹے ہوئے ہیں اور رابطہ نہیں کرتے ان کو بھی اپنی تجنید کا حصّہ بنائیں۔ اس طرح نومبائعین کو بھی باقاعدہ اپنی تجنید میں شامل کر کے اپنے نظام کا حصّہ بنائیں۔ اور تربیت کریں اور جو دُور ہٹے ہوئے ہیں ان کو قریب لائیں۔

مہتمم خدمت خلق نے بتایا کہ ایک پروگرام کے تحت ہسپتالوں میں جا کر ضرورتمندوں کو تحائف دیئے۔ ان کا حال دریافت کیا۔ اب ہمارا پروگرام ہے کہ سارے خدام کے بلڈ گروپ کا ریکارڈ رکھا جائے۔

حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے رکھیں۔ لیکن یہاں جائزہ لے لیں خون لیتے بھی ہیں کہ نہیں۔ ملیریا وغیرہ کی وجہ سے ایشین کا خون نہیں لیتے۔

مہتمم صحت جسمانی کو حضور نے ہدایت فرمائی کہ خدام کے باقاعدہ کھیلوں کے پروگرام ہونے چاہئیں اور آپ کے پاس اس کا ریکارڈ ہونا چاہیے۔

مہتمم وقار عمل نے بتایا کہ مسجد کی تعمیر کے دوران وقار عمل کے ذریعہ مسجد اور اردگرد کے ایریا کی صفائی رکھی جائے گی۔

مہتمم مال نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ہمارا بجٹ 6708 یورو ہے۔ یکصد کے قریب خدام بجٹ میں شامل ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا: کمانے والے کتنے ہیں اور نہ کمانے والوں کی تعداد کیا ہے۔ فی کس کتنا چندہ لیتے ہیں اور نہ کمانے والوں سے کتنا لیتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: یہ سارا Data آپ کے پاس ہونا چاہیے۔ آپ کے پاس سارا ریکارڈ ہو اور آپ چندہ کی طرف توجہ دیں تو خدام کا چندہ بہت بڑھ سکتا ہے۔ بعض کمانے والوں کی آمد زیادہ ہے۔ یہ نہیں کہ جو بجٹ بن گیا ٹھیک ہے۔ پورا کام کریں اور آرگنائز طریقے سے کریں۔

مہتمم اشاعت نے بتایا کہ گزشتہ دو سال سے رسالہ ''طارق'' شائع کر رہے ہیں۔ ریویو اور مسلم سن رائز سے آرٹیکل وغیرہ لیتے ہیں اور اس کا ترجمہ کرتے ہیں۔ ہر تین ماہ بعد شائع کرتے ہیں۔ اب ہم خدام کی ایک ویب سائیٹ بنا رہے ہیں اس سے خدام کے ساتھ رابطہ میں آسانی ہوگی۔

مہتمم عمومی نے بتایا کہ خدام الاحمدیہ ڈیوٹی کے فرائض ادا کر رہی ہے اس وقت 25 خدام ڈیوٹی دے رہے ہیں۔

قائد مجلس پیدروآباد نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ پیدروآباد میں خدام کی تعداد 22 ہے۔ قریباً سب کام کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ خدام کا کام ہے کہ وہ مستعد اور فعال ہوں اور خدمت دین میں آگے بڑھیں۔ جہاں جماعتی نظام سست ہے وہاں خدام آگے آئیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ذیلی تنظیمیں اس لئے بنائی تھیں کہ اگر جماعتی نظام سست ہے اور کام نہیں ہو رہا تو ذیلی تنظیمیں فعال ہوں اور کام کریں۔ آپ اپنے علیحدہ پروگرام بنائیں اور کام کریں۔ اگر آپ کے اپنے علیحدہ پروگرام نہیں بن رہے تو پھر فائدہ نہیں ہوگا۔ جماعتی نظام بھی سست ہے اور آپ کے بھی پروگرام نہیں ہیں تو پھر نہ آگے بڑھ سکتے ہیں اور نہ کوئی ترقی ہو سکتی ہے۔ اس لئے آپ بیدار ہوں اور فعّال ہوں اور کام کریں۔

حضور انور نے فرمایا: خدمت خلق کے کام بھی کریں۔ ہسپتالوں میں جائیں اور اولڈ ہوم میں جائیں، بوڑھوں کا حال پوچھیں، ان کے ساتھ کچھ وقت گزاریں، ان کو تحائف دیں۔ اس طرح تعارف بڑھے گا۔

اسی طرح سکولوں میں، کالجز میں اور یونیورسٹیز میں سیمینارز کا انعقاد کریں۔ کوئی بھی Topic لے لیں اسلام کے بارہ میں، امن کے قیام کے بارہ میں یا کوئی اور مضمون اور اس پر سیمینار ہو۔ اس طرح آپ کا تعارف بڑھے گا اور تبلیغ کا میدان کھلے گا۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر بھی کوئی عنوان ہو سکتا ہے۔ امن کے پیغام کے حوالہ سے بھی کوئی عنوان ہو سکتا ہے۔ یہاں کے حالات دیکھ کر بھی آپ کوئی عنوان منتخب کر سکتے ہیں۔

مہتمم اطفال نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ اطفال کی تعداد 28 ہے۔ ان کا نصاب ہے۔ حضور انور نے فرمایا: اگر نصاب ہے تو پھر نصاب کے مطابق امتحان لیں۔ ان کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔ ان کو نماز کی عادت ڈالیں، قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کی عادت ڈالیں اور ان کی طرف توجہ دیں اور رپورٹ لیا کریں۔

حضور انور نے **سیکرٹری تعلیم** کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ خدام کے امتحان میں عاملہ کے ہر ممبر کا شامل ہونا ضروری ہے۔ خدام کے جتنے عہدیداران مختلف مجالس میں ہیں وہ سب لازمی شامل ہوں۔

خدام الاحمدیہ سپین کی ویب سائیٹ کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ یوکے اور جرمنی نے اپنی ویب سائیٹس بنائی ہیں۔ آپ ان سے پوچھیں اور رہنمائی لیں۔ اس کے بعد پھر مجھے اپنا پروگرام بتائیں کہ ہم اس طرح کرنا چاہتے ہیں اور یہ ہمارا منصوبہ ہے۔ اس کے بعد میں آپ کو ہدایت دوں گا۔

حضور انور نے فرمایا: خدام الاحمدیہ تبلیغ میں بھی Active ہو۔ آپ نے ہر ایک کو پیغام پہنچانا ہے۔ ہر ایک کا حق ہے کہ اس کو پیغام پہنچے۔ ہر ایک قوم کو اس کی زبان میں پیغام پہنچانا ہے مراکن ہیں تو ان کو ان کی زبان عربی میں پیغام پہنچائیں۔ عربی زبان میں لٹریچر دیں اور ویب سائٹ کا ایڈریس دیں۔ MTA کی نشریات اور عربی پروگراموں کے بارہ میں بتائیں۔

اگر کوئی پاکستانی سوچ رکھنے والا ہے تو اس کے اعتراضات کا جواب اس کی سوچ کے مطابق دینا ہوگا۔ اور عرب سوچ رکھنے والے کے اعتراضات کا جواب اس کے مزاج کے مطابق دیں۔ جو دہریہ ہیں ان کو تو پہلے خدا کے وجود کا قائل کریں۔ پھر مذہب کے بارہ میں بتائیں۔ سچے مذہب کی طرف توجہ دلائیں۔ یقین دلائیں اور مذہب کے لئے بھی قائل کریں۔

حضور انور نے فرمایا: عربوں میں پاکٹ تلاش کریں اور تبلیغ کے لئے وہاں جائیں۔ جماعتی طور پر بھی جائیں اور ذیلی تنظیمیں بھی اپنے طور پر پروگرام بنا کر جائیں۔ سب مل کر کوشش کریں گے تو اچھے نتائج ظاہر ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں ملک مالی (Mali) کے جو باشندے آباد ہیں۔ فرنچ بولتے ہیں۔ ان کو بھی تبلیغ کریں اور پروگرام بنائیں۔ ملک مالی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت بہت پھیل رہی ہے۔ اس وقت وہاں ہمارے مختلف مقامات پر چھ ریڈیو اسٹیشن ہیں۔

حضور انور نے تبلیغ کے حوالہ سے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ چھوٹی جگہوں پر جائیں وہاں دین، مذہب کی طرف رجحان زیادہ ہوتا ہے ان جگہوں پر آہستہ آہستہ کام کریں اور آگے بڑھاتے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جن پاکستانیوں سے رابطہ ہوتا ہے ان کو MTA کا لِنک دیں، ویب سائٹ کا ایڈریس دیں، راہ ہدیٰ پروگرام کے بارہ میں بتائیں، ریکارڈ کر کے دیں اور مہیّا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ''مسجد بیت الرحمن'' کی تعمیر اور افتتاح سے تبلیغ کے لئے نئے رستے کھلے ہیں۔ اب ان سے فائدہ اٹھانا آپ کا کام ہے۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق دے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ سپین کی یہ میٹنگ سوا ایک بجے تک جاری رہی۔

سپین کے مبلغین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ

بعد ازاں مبلغین کرام سپین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور نے مبلغین کرام سے باری باری ان کے کاموں اور پروگراموں کا بڑی تفصیل سے جائزہ لیا اور ہدایات دیں کہ اب زیادہ سے زیادہ تبلیغی پروگرام بنائیں اور مختلف علاقوں کا انتخاب کر کے وہاں کام کریں۔ عربوں کی پاکٹس دیکھیں اور وہاں پروگرام بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا: مسلمانوں کے ہاتھ Moorish لوگ لگ گئے ہیں۔ کہاں سے، کیسے لگ گئے ہیں۔ اس بارہ میں معلومات حاصل کریں اور آپ سب پروگرام بنا کر ان Moorish لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہنچائیں، منصوبہ بندی کر کے ان تک پہنچیں اور تبلیغ کریں اور ان کو احمدیت میں شامل کریں۔

حضور انور نے نمائشوں کا انعقاد کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کسی بڑی لائبریری میں، کونسل ہال میں جہاں پبلک کا آنا جانا ہو اور کثرت سے لوگ وِزٹ کرتے ہوں وہاں نمائش لگائیں۔ قرآن کریم کی نمائش لگائیں اور پہلے اجازت کے حصول کے لئے کوشش کریں۔ اجازت مل جائے گی۔ اس طرح ان نمائشوں سے تعارف بڑھے گا۔ صحافیوں کو بھی دعوت دیں۔ اس طرح اخبارات کے ذریعہ بھی وسیع پیمانہ پر پیغام پہنچے گا اور تعارف بڑھے گا۔ پھر جو رابطے ہوں ان کا follow

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS SIGN OF PURITY
Since 1948

up بھی ضروری ہے۔

بارسلونا کی طرف جو لاکھوں عرب آباد ہیں اور ان کے اپنے محلّے ہیں ان کو عربی زبان کی CDs بھی دیں۔ MTA کے عربی پروگراموں کا تعارف کروائیں اور جہاں ان کے سینٹرز ہیں وہاں ان سے رابطہ کریں اور ان کے بڑے لیڈروں سے ان کے سرکردہ افراد سے ذاتی تعلقات بنائیں تو اس طرح تبلیغ کے راستے کھل جائیں گے۔ حکمت کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ویلنسیا کی پارلیمنٹ کے صدر آئے ہوئے تھے، دوسرے سرکاری حکام بھی تھے۔ ان سے اب جو رابطے اور تعلق قائم ہوا ہے اس تعلق کو بڑھائیں۔ بہت وسیع کام ہے۔ اب آپ نے مسلسل یہ رابطے قائم رکھنے ہیں۔ اگر کہیں کوئی روک یا مشکلات سامنے آتی ہیں تو آپ نے بتانا ہے کہ یہ روک، مشکل دور ہوسکتی ہے۔ صرف مشکل ہی نہیں بتانی بلکہ اس کا حل بھی تجویز کرکے بتانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: تینوں مبلغین مل کر تبلیغی منصوبہ بندی کریں اور ایسے پروگرام بنائیں جو نتیجہ خیز ہوں اور کامیاب ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر روٹین سے ہٹ کر کوئی غیر معمولی کریش پروگرام تبلیغ کے لئے بنائیں اور بجٹ میں گنجائش نہ ہو تو پھر اس کے علیحدہ بجٹ بنا کر باقاعدہ منظوری حاصل کریں۔ پھر یہ ضروری ہے کہ اس پروگرام کے نتائج ظاہر ہوں اور اس کو کامیاب اور باثمر بنانے کے لئے پوری محنت اور کوشش ہو۔ پھر یہ نہیں ہوگا کہ کسی علاقہ میں گئے اور پیغام دیا اور واپس آگئے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

حضور انور نے فرمایا: مبلغین کو وسعت حوصلہ دکھانی چاہیے۔ مبلغ کا کام ہے کہ صبر اور حوصلہ سے اصلاح کی کوشش کرے۔ جہاں بھی جماعتی مفاد کے خلاف کوئی بات دیکھیں تو فوری توجہ دلائیں اور اصلاح کریں۔ اگر تربیتی پہلو جماعت کے مفاد کے خلاف جارہے ہیں تو آپ نے قدم اٹھانا ہے۔ ذمہ داری آپ لوگوں کی ہے۔

تبلیغی پروگرام بھی آپ لوگوں نے بنانے ہیں۔ آپ کی ذمہ داری ہے۔ اگر ان پروگراموں میں کہیں کوئی رکاوٹ ہے تو آپ نے مرکز کو اس کی اطلاع کرنی ہے۔

مبلغین کرام کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ ایک بجکر 40 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر مبلغین نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ چھ فیملیز کے 27 افراد نے اپنے آقا کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز بارسلونا، پیدروآباد اور ویلنسیا سے آئی تھیں۔ ان سبھی نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں نیشنل مجلس عاملہ سپین اور مسجد کی تعمیر میں وقار عمل کرنے والے احباب نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کا شرف پایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں زیتون اور ناشپاتی کے پودے لگائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمن تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

جرمنی سے آنے والے آٹھ سے دس خدام پر مشتمل سیکورٹی ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ سپین کے دوران اپنی ڈیوٹی کے فرائض خوش اسلوبی سے سر انجام دیئے۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس رہائشگاہ پہنچے تو ان خدام نے گروپ کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ نیز اس سفر کے دوران قافلہ کی گاڑیاں Drive کرنے والے خدام نے بھی اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اس علاقہ میں مختلف راستوں پر پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک گھنٹہ سے زائد پیدل سیر کی اور آٹھ بج کر دس منٹ پر واپس تشریف لائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نو بجے مسجد بیت الرحمن میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

8 اپریل بروز سوموار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر مسجد بیت الرحمن میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش پر تشریف لے آئے۔

آج سپین سے لندن (یوکے) کے لئے روانگی کا دن تھا۔ صبح نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اس موقع پر موجود احباب جماعت کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی لمبی اور پرسوز دعا کروائی اور سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ یہاں سے ویلنسیا شہر کے ریلوے اسٹیشن کے لئے روانہ ہوا۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ریلوے اسٹیشن پر آمد ہوئی۔ ایک خصوصی پروٹوکول انتظام کے تحت ریلوے اسٹیشن کی انتظامیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایک خصوصی راستہ سے سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹرین کے اُس مخصوص کیبن میں سوار ہوئے جو اس سفر کی غرض سے بک کروایا گیا تھا۔ تین سو کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ٹرین EVE ایکسپریس اپنے وقت پر دس بج کر پانچ منٹ پر ویلنسیا سے میڈرڈ کے لئے روانہ ہوئی۔ ویلنسیا سے میڈرڈ کا فاصلہ 360 کلو میٹر ہے۔ قریباً ایک گھنٹہ 45 منٹ کے سفر کے بعد ٹرین اپنے وقت پر گیارہ بج کر پچاس منٹ پر میڈرڈ (Madrid) کے ریلوے سٹیشن پر پہنچی۔ جہاں اسٹیشن کی انتظامیہ کے ایک سٹاف آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور ایک سپیشل انتظام کے تحت اسٹیشن سے باہر لے جایا گیا جہاں دروازہ کے ساتھ ہی گاڑیاں پارک کی گئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی میں تشریف فرما ہوئے۔ اور پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ائرپورٹ کے قریب واقع ایک ہوٹل میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں دوپہر کے کھانے کے بعد ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے ادا کی گئیں۔

یہاں کچھ دیر قیام کے بعد ساڑھے تین بجے ائرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ تین بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ ائرپورٹ انتظامیہ کی طرف سے ایک خصوصی پروٹوکول انتظام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی ایک سپیشل لاؤنج کے سامنے مین دروازہ تک لائی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ لاؤنج میں ہی امیگریشن کی کارروائی مکمل ہوئی۔

ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بذریعہ کار اُس جگہ تک لے جایا گیا جہاں جہاز پارک کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔

برٹش ائرویز کی پرواز BA 461 پانچ بجے سہ پہر میڈرڈ سے لندن (برطانیہ) کے لئے روانہ ہوئی اور قریباً دو گھنٹے بیس منٹ کے سفر کے بعد برطانیہ کے وقت کے مطابق چھ بج کر بیس منٹ پر ہیتھرو ائرپورٹ لندن پہنچی۔ (برطانیہ کا وقت سپین سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے)

جہاز کے دروازہ پر ائرپورٹ کے ایک پروٹوکول آفیسر اور مکرم ناصر احمد خان صاحب نائب امیر یوکے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں حضور انور ایک خصوصی انتظام کے تحت ایک سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے جہاں جماعتی عہدیداران نے حضور انور کا استقبال کیا۔ اسی لاؤنج میں ایک امیگریشن افسر نے آکر پاسپورٹ چیک کئے۔ قریباً نصف گھنٹہ قیام کے بعد یہاں ائیرپورٹ سے روانہ ہوکر سات بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد فضل لندن تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں نے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ مسجد فضل لندن کے بیرونی احاطہ کو خوبصورت جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ آج ہر چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا کہ آج ان کا محبوب آقا کامیاب و کامران ان میں واپس لوٹ کر آیا تھا۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیّت میں جن خوش نصیبوں کو اس تاریخی سفر پر ساتھ جانے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے اسماء بغرض ریکارڈ درج ہیں۔

1۔ حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ مدّظلہا العالی
(حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)
2۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب سلّمہ اللہ
3۔ مکرمہ صاحبزادی ہبۃ الرؤف صاحبہ سلّمہا اللہ
(بیگم مرزا وقاص احمد صاحب)
4۔ عزیزم سعد شریف احمد سلّمہ اللہ
5۔ مکرم فاتح احمد خاں ڈاہری صاحب (انچارج انڈیا ڈیسک)
6۔ مکرمہ صاحبزادی امۃ الوارث فرح صاحبہ سلمہا اللہ
(دختر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ)
7۔ عزیزم منصور احمد سلّمہ اللہ
8۔ عزیزہ یُسریٰ فاتح سلمہا اللہ
9۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)
10۔ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن)
11۔ مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن)
12۔ مکرم سید محمد احمد صاحب (نائب افسر حفاظت خاص لندن)
13۔ خاکسار عبد الماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)
کے علاوہ عملہ حفاظت کے کارکنان
14۔ مکرم ناصر احمد سعید صاحب
15۔ مکرم سخاوت احمد باجوہ صاحب
16۔ مکرم خواجہ عبد القدوس صاحب
17۔ مکرم منور احمد خان صاحب
18۔ مکرم عمیر علیم صاحب (انچارج شعبہ مخزن تصاویر)

ایم ٹی اے (MTA) انٹرنیشنل کے بعض کارکنان خطبات جمعہ اور دیگر پروگراموں کی Live ٹرانسمیشن اور ریکارڈنگ کے لئے شریک سفر ہونے کی سعادت پاتے رہے۔ جن میں مکرم منیر عودہ صاحب، مکرم توقیر احمد مرزا صاحب، مکرم سفیر الدین قمر صاحب، مکرم عطاء الاوّل عباسی صاحب اور عزیزم عمران خالد صاحب شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت ان کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین۔

(بحوالہ ۱۰ مئی ۲۰۱۳ء الفضل انٹرنیشنل لندن)

۞...۞

Contact For: MARBEL, TILE FITTING, GRANIDE POLISHING & ALL KINDS OF PAINTING

ماربل فٹنگ، ٹائل فٹنگ، گرینائیڈ کی رگڑائی، بلڈنگ پینٹ
وغیرہ کیلئے محمد شیر علی سے رابطہ کریں۔

Please contact for quality construction works
Mohammad Sheir Ali : +91 9815108023, +91 9646197386
MOHALLA AHMADIYYA, QADIAN-143516 DT. GURDASPUR, PUNJAB (INDIA)

ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana Delhi- 110006
Tanveer Akhtar 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230

رمضان المبارک کے متعلق معلومات
(بطرز سوال وجواب)
(دوسری قسط)

سوال: اس مبارک ماہ کے فضائل ارشاد نبویؐ کے مطابق کیا ہیں؟

جواب: یہ ایک قابل عظمت مہینہ ہے۔ اس مبارک ماہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس ماہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے بطور فرض کے مقرر کیے ہیں۔ اس کی راتوں میں بغرض عبادت کھڑا ہونا ثواب ہے جو شخص بھی اس ماہ میں اللہ کی رضا اور قرب کے حصول کیلئے نیکی کی کوئی بھی خصلت اختیار کرے گا تو اس کو دوسرے فرائض کے برابر ثواب ملے گا اور اس میں فرض ادا کرنے کا ثواب دوسرے وقت کے ستر فرضوں کے برابر ہوگا۔ اس ماہ مبارک کا ابتدائی حصہ رحمت ہے اور درمیانی حصہ باعثِ مغفرت ہے اور اختتام دوزخ کی آگ سے نجات ہے۔ (البیہقی)

سوال: اس ماہ مبارک میں جو رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس میں کیا دعا پڑھنی چاہیئے؟

جواب: اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی (ابن ماجہ)

یعنی اے میرے اللہ تو بہت معاف کرنے والا اور بڑا کرم کرنے والا ہے درگذر کرنا تجھے بہت پسند ہے پس تو میری غلطیوں سے درگزر فرما۔

سوال: اس ماہ میں صدقۃ الفطر ادا کرنا کیسا ہے؟

جواب: صدقۃ الفطر ادا کرنا فرض ہے۔ حدیث میں آیا ہے فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًامِنْ تَمْرٍاَوْ صَاعًامِنْ شَعِیْرٍ عَلَی الْعَبْدِ...مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہر آزاد، غلام مرد اور عورت پر صدقۃ الفطر کا دینا فرض قرار دیا ہے۔

اب چند سوال و جواب حضرت امام عالی مقام مسیح الزمان مہدی دوران علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودات میں سے چند مسائل قرآن پاک وسنت کی روشنی میں درج کرتا ہوں۔

سوال: روزہ دار کا آئینہ دیکھنا کیسا ہے؟

جواب: فرمایا "جائز ہے"

سوال: اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کی آنکھ بیمار ہو تو اس میں دوائی ڈالنی کیسی ہے؟

جواب: فرمایا یہ سوال ہی غلط ہے۔ بیمار کے لیے روزہ کا حکم نہیں۔ (فتاویٰ جلد اوّل صفحہ ۱۸۳)

سوال: سوال پیش ہوا کہ روزہ دار آنکھ میں سرمہ ڈالے یا نہ ڈالے؟

جواب: فرمایا مکروہ ہے اور ایسی ضرورت ہی کیا ہے کہ دن کے وقت سُرمہ لگائے رات کو سُرمہ لگا سکتا ہے۔ (صفحہ ۱۸۴)

سوال: بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جب کہ کام کی کثرت مثل تخم ریزی و درودگی ہوتی ہے ایسے مزدوروں سے جن کا گزارہ مزدوری پر ہے روزہ نہیں رکھا جاتا ان کی نسبت کیا ارشاد ہے؟

جواب: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "انما الاعمال بالنیات" یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ وطہارت سے اپنی حالت سوچ لے اگر کوئی اپنی جگہ مزدور رکھ سکتا ہے ورنہ مریض کے حکم میں ہے۔ پھر جب یسر ہو رکھ لے۔ اور علی الذین یطیقونہ کی نسبت فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ جو طاقت نہیں رکھتے۔ (صفحہ ۱۸۴)

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل)

سوال: اعتکاف کے لغوی معنے کیا ہیں؟

جواب: اعتکاف کے لغوی معنے کسی جگہ میں بند ہو جانے یا ٹھہرے رہنے کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں اَللَّبْثُ فِی الْمَسْجِدِ مَعَ الصَّوْمِ وَنِیَّۃِ الْاِعْتِکَافِ۔ (ھدایہ باب الاعتکاف)

یعنی عبادت کی نیت سے روزہ رکھ کر مسجد میں ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے۔

سوال: کیا اعتکاف کا ذکر دیگر مذاہب میں پایا جاتا ہے؟

جواب: روزہ کی طرح اعتکاف کا بھی وجود دیگر مذاہب میں ملتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:۔

وَعَھِدْنَا اِلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَھِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعَاکِفِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ" (سورۃ البقرہ:۱۲۶)

یعنی ہم نے ابراھیم اور اسماعیل کو تاکیدی حکم دیا تھا کہ میرے گھر (خانہ کعبہ) کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کیلئے پاک اور صاف رکھو۔ اسی طرح حضرت مریم علیہ السلام کے متعلق سورۃ مریم آیت ۱۷ تا ۱۸ میں اعتکاف کا ذکر موجود ہے۔

بقیہ صفحہ 16 خطبہ جمعہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ذریعہ جنت کے ان دروازوں میں داخل ہونے کی کوشش کریں۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے مکرمہ عرفانہ شکور صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر میاں عبدالشکور صاحب اور عزیزہ ملیحہ انجم بنت مکرم نصیر احمد انجم صاحب وال تم سٹو کا جنازہ حاضر نماز جمعہ کے بعد پڑھایا اور مکرم مولانا عبدالکریم شرما صاحب کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے مکرم عبدالکریم شرما صاحب کے اوصاف حمیدہ کا مختصر تذکرہ فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ☆☆☆

ماہ صیام
چودھری محمود احمد مبشرؔ۔ درویش قادیان

ماہ صیام آیا ہے بڑا ہی برکتوں والا
تمہاری بخششوں والا خدا کی رحمتوں والا

نفس کو پاک کرنے کا یہی تو ایک مہینہ ہے
یہی تو بحر عصیاں پار کرنے کا سفینہ ہے

مبارک زندگی میں پھر سے ہے ماہ صیام آیا
تمہاری بخششوں کا لے کے مولیٰ سے پیام آیا

یہ مت سمجھو کہ ہر ماہ کی طرح رمضان آیا ہے
تمہارے پاس مولیٰ کا یہ پھر مہمان آیا ہے

مبشر احترام اس کا فرض ہے تم پہ واجب ہے
نہ جانے زندگی میں ایسا موقعہ پھر ملے کب ہے

سوال: رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کیا ہے؟

جواب: رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا مسنون ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کے بارے میں حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ :۔ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَمِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ

(بخاری صفحہ ۲۷۱ مسلم کتاب الاعتکاف باب اعتکاف العشر الاواخر صفحہ ۱/۴۹۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی وفات تک یہ معمول رہا کہ آپؐ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کی ازواج مطہرات بھی اس سنت کی پیروی کرتی رہیں۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اعتکاف کہاں فرمایا کرتے تھے؟

جواب: اعتکاف کے لیے موزوں اور مناسب جگہ جامع مسجد ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ذکر ہے۔

"وَاَنْتُمْ عَاکِفُوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ (بقرہ:۱۸۸)

کیونکہ مساجد ہی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی عبادت کے لئے مخصوص ہیں اور احادیث میں مسجد میں ہی اعتکاف بیٹھنے کی تاکید ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں۔

لَا اِعْتِکَافَ اِلَّا فِیْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ۔

(ابوداؤد کتاب الاعتکاف باب المعتکف یعود المریض صفحہ ۱/۳۳۵)

سوال: اعتکاف کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: مسنون اعتکاف وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کے مطابق ہو اور جو حدیثوں سے ثابت ہے اور وہ یہ ہے کہ رمضان کا آخری عشرہ آپ مسجد میں روزہ سے گزارتے اور حوائج ضروریہ کے علاوہ باقی کسی ضرورت سے مسجد سے باہر نہ آتے۔

یہ مکمل اور سنت کے مطابق اعتکاف ہے لیکن اگر کوئی اس کے لیے اپنے حالات کے اعتبار سے گنجائش نہ پائے تو اس میں کمیاں کی جاسکتی ہیں۔ مثلاً اگر کوئی پورا عشرہ نہ بیٹھ سکے تو وہ حسب گنجائش ۹ دن۔۸ دن۔۷ دن اور اس سے بھی کم دن اعتکاف بیٹھ لے تو اللہ تعالیٰ کے حضور سے ایسا کرنے والا ثواب کا مستحق ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی روزہ نہیں رکھ سکتا تو اپنا وقت مسجد میں اللہ تعالیٰ کے ذکر میں صَرف کر کے اپنی کوشش کے مطابق اعتکاف کا ثواب حاصل کرسکتا ہے۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے جو پورا سالم دن اعتکاف کے لیے نہیں بیٹھ سکتے تو انہیں جتنی گھڑیاں مسجد میں عبادت میں میسر آسکتی ہیں یہ ان کی سعادت کا موجب ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سوال: کیا باامر مجبوری مسجد کے باہر اعتکاف ہوسکتا ہے؟

جواب: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"مسجد کے باہر اعتکاف ہوسکتا ہے۔ مگر مسجد والا ثواب نہیں مل سکتا" (الفضل ۶ مارچ ۱۹۶۲)

سوال: اعتکاف کے دوران اگر عورتوں کو ماہواری ہوجائے تو وہ کیا کریں؟

جواب: اعتکاف کے دوران اگر عورت کو ماہواری ہو جائے تو وہ اعتکاف ترک کردے۔ اس حالت میں اس کا مسجد میں رہنا درست نہیں ہوگا۔ (جاری)

ZUBER ENGINEERING WORKS
زبیر احمد شحنہ
(الیس اللہ بِکافٍ عبدہ)
Body Building All Types of Welding and Grill Works

Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATAKA)
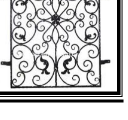

تصحیح: اخبار بدر 4 جولائی 2013 شمارہ نمبر 27 جلد نمبر 62 صفحہ 6 میں صدقۃ الفطر کی قادیان اور گردونواح میں مکمل شرح 40 روپے کی بجائے سہواً 38 روپے لکھی گئی ہے۔ مکمل شرح صدقۃ الفطر 40 روپے ہے۔ احباب درستی کرلیں۔ (مدیر)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 25 July 2013 Issue No.30

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

رمضان المبارک کی عظمت وشوکت کا بصیرت افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12 جولائی 2013 مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت کی تلاوت فرمائی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ○(البقرہ آیت 184)

ترجمہ: اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ،تم پر روزے اُسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل سے رمضان شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ ہمیں ایک اور رمضان کے مہینے سے گزرنے کا موقع عطا فرما رہا ہے۔ یہ آیت جو تلاوت کی گئی ہے اس میں خدا تعالیٰ نے ایک مؤمن کے لیے روزوں کی اہمیت اور فرضیت کی طرف توجہ دلائی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ تم سے پہلے جو انبیاء کی جماعتیں گزری ہیں، اُن پر بھی روزے فرض تھے، اس لیے کہ روزہ ایمان میں ترقی کے لیے ضروری ہے، روزہ روحانیت میں ترقی کے لیے ضروری ہے۔ آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف مذاہب میں روزہ اُس اصل حالت میں ہے جیسا کہ انبیاء کے وقت میں تھا۔ یا زمانے کے ساتھ روزے کی حالت اور کیفیت بدل گئی ہے۔ لیکن بہرحال کسی نہ کسی رنگ میں، کسی نہ کسی حالت میں روزے کا تصور ہر جگہ قائم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے روزوں کا ذکر بھی ملتا ہے، حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں کا ذکر بھی ملتا ہے، ہندوؤں میں بھی روزوں کا تصور ہے، چاہے وہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے پرہیز ہو اور اُس کا روزہ ہو، عیسائیوں میں بھی روزے کا تصور ہے۔ بعض فرقے عیسائیوں کے ایسا بھی روزہ رکھتے ہیں کہ گوشت نہیں کھانا، سبزی وغیرہ جتنی چاہے کھا لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآنِ کریم کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا، اب تک اپنی اصلی حالت میں ہے اور مؤمنین کو حکم ہے کہ اگر تم مؤمن ہو تو روزہ تم پر فرض ہے۔ ایک مہینے کے لیے فرض ہے۔ ہر قسم کے کھانے پینے سے صبح شام تک پرہیز ضروری ہے۔ اور اس سے مؤمنین نے حاصل کیا کرنا ہے؟ فرمایا تمہیں تقویٰ حاصل کرنا ہے، تمہیں تقویٰ میں ترقی کرنی ہے تم نے روزے سے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول کرنا ہے۔ پس یہ اسلام کی خوبصورتی ہے یا قرآنِ کریم کی خوبصورتی ہے کہ نہ صرف تعلیم بتائی، ایک حکم دیا، اُس کا مقصد بتایا اور اُس کے بدلے میں انعامات کی خبر بھی دی اور پھر اسلام کی تعلیم کو زندہ رکھنے کے لئے، عملی نمونے قائم کرنے کیلئے مجددین اور اولیاء کا سلسلہ جاری رکھا اور پھر اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی معہود کا ظہور فرما کر مسلمانوں اور غیر مسلموں سب کے لیے اس تعلیم کی روح کو اُس کی اصلی حالت میں زندہ کرنے کے سامان مہیا فرما دیئے۔ جنہوں نے تقویٰ پر چلنے کی بار بار قرآنی تعلیم کی روشنی میں تلقین فرمائی ہے۔ روزے کی روح کو سمجھنے کی طرف ہمیں توجہ دلائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے، وہ روزہ ہے۔ روزے کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے، بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربے سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اُسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزے دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا پیاسا رہے بلکہ اُسے چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے، دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کے لئے تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر اُنہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد، تسبیح اور تحلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا اُنہیں مل جاوے۔

اس ارشاد میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، کہ جس قدر انسان کم کھاتا ہے، اُسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے، تو اس سے خیال پیدا ہو سکتا تھا کہ شاید بھوکا پیاسا رہنا ہی تزکیہ نفس ہے اس لیے آگے واضح فرما دیا کہ صرف بھوکا پیاسا رہنا تزکیہ نفس نہیں۔ نہ اس سے روزے کا مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ یہ تو قرآنی ارشاد کے خلاف ہے کیونکہ مقصد تو تقویٰ کا حصول ہے۔ پس فرمایا کہ اگر روزہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے رکھا ہے تو پھر روزے کا وقت، جتنا بھی روزے کا وقت ہے یہ بھی ذکرِ الٰہی میں گزارو۔ یہ رمضان جو دو دن سے شروع ہوا ہے اور انتیس تیس دن تک چلنا ہے، تبھی ہمیں فائدہ دے سکتا ہے، جب ہم اس مقصد کو اپنے سامنے رکھنے والے ہوں گے اور یہ مقصد اتنا بڑا ہے کہ اس کے لیے بہت محنت کی ضرورت ہے۔ اپنے روزے کا حق ادا کرنے کی بھی ضرورت ہے اور اپنی دوسری عبادتوں کا حق ادا کرنے کی بھی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرنے کی بھی ضرورت ہے، کیونکہ ان سب کی مشترکہ ادائیگی کا نام ہی تقویٰ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب ایک مومن کے روزے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے ہوں گے تو یہ روزے تزکیہ نفس کرنے والے بنیں گے، یہ روزے آئندہ نیکیوں کے جاری رہنے کا ذریعہ ہوں گے، ایسا شخص اُن لوگوں میں شامل ہوگا جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کے روزے ایمان کی حالت اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے اُس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ روزہ میری خاطر رکھا جاتا ہے تو میں ایسے روزے دار کی جزا بن جاتا ہوں۔ یعنی روزے دار کی جزا، ایسے روزے دار کی جزا جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے روزہ رکھے، اُس کا اجر صرف خدا تعالیٰ کو ہی پتا ہے، کیا دینا ہے۔ یعنی بے شمار پھر اللہ تعالیٰ تو ایسا دیالو ہے جب دیتا ہے تو بیشمار دیتا ہے۔ یہ وہ روزے ہیں جو ہم میں سے ہر ایک کو رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پھر روزہ صرف دینی شرور سے بچنے کیلئے اور خیر کے راستے کھولنے والا نہیں ہے بلکہ دنیاوی شر سے بچانے اور خیر کے راستے کھولنے والا بھی ہے۔ مثلاً ایک خیر جس کو اب ڈاکٹر بھی تسلیم کرتے ہیں، سائنسدانوں نے بھی ماننا شروع کر دیا ہے، ایک طبقہ اُن کا کہ سال میں ایک مہینے کا جو کھانے پینے کا کنٹرول ہے، انسانی صحت کے لیے مفید ہے۔ تو یہ خیر ہے، ایک بھلائی ہے جو انسانی جسم کو اس روزے سے حاصل ہوتی ہے۔ پس نیت اللہ تعالیٰ کی رضا ہو تو جسمانی فائدہ بھی خود بخود پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سے فوائد ہیں۔ پھر روزہ جو تقویٰ کے حصول کے لیے رکھا جائے وہ رمضان جس میں سے تقویٰ کے حصول کے لیے گزرا جائے، معاشرے کی خوبصورتی کا بھی باعث بنتا ہے۔ ایک دوسرے کیلئے قربانی کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اپنے غریب بھائیوں کی ضروریات کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور یہ ہونی ضروری ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہمارے سامنے ہے اور اُس سے ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ آپ رمضان کے مہینے میں صدقہ وخیرات تیز آندھی کی طرح فرمایا کرتے تھے۔

پس ایک مؤمن کا بھی فرض ہے کہ اس سنت پر عمل کرے۔ یقیناً یہ معاشرے میں بے چینیوں کو دور کرنے کا باعث بنتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس مہینے میں ہر ایک کو اپنے جائزے لیتے ہوئے روزے اور رمضان کی روح کو تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ تقویٰ کے راستوں کی تلاش کی ضرورت ہے۔ حلال اور جائز چیزوں کے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے چھوڑنے کا جو تجربہ حاصل ہوگا اُسے اپنے اندر عمومی، اخلاقی تبدیلی پیدا کرنے کا ذریعہ بنانے کی کوشش کی ضرورت ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف جو توجہ پیدا ہوگی، اپنے غریب بھائیوں کی مدد کی طرف جو توجہ پیدا ہوگی، اُسے مستقل زندگی کا حصہ بنانے کی طرف توجہ اور کوشش کی ضرورت ہے۔ پس روزوں میں، رمضان کے مہینے میں عبادات اور قربانی کا جو خاص ماحول پیدا ہوتا ہے، اُسے مستقل اپنانے کی ضرورت ہے تاکہ ہم متقیوں کے گروہ میں شامل ہونے والوں کی طرف بڑھنے والے ہوں۔ اس رمضان میں ہمیں اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ رمضان میں خدا تعالیٰ جنت کے دروازے کھول دیتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اس مہینہ میں عبادتوں، تزکیہ نفس اور حقوق العباد کی ادائیگی کے

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان